عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۱۱

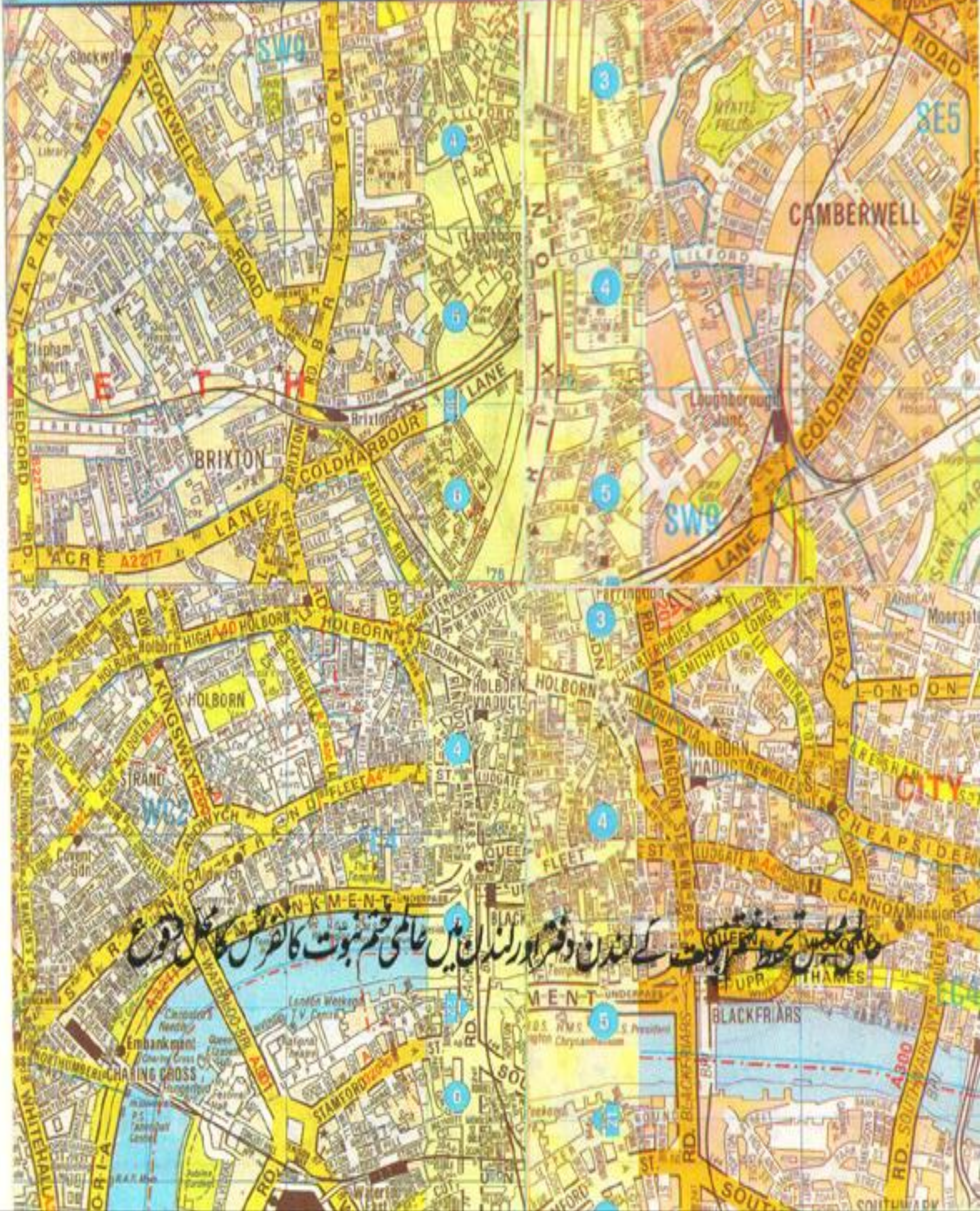

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لندن دفتر اور لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا مکمل مرقع

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي (الحدیث)

سالانہ ساتویں کل پاکستان
ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ
۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء
بمطابق: یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
بروز
جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام
مسلم کالونی ~~ربوہ~~
صدیق آباد

زیر صدارت
امیر
مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایان قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) **عزیز الرحمن جالندھری** ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے

ملتان	۴۰۹۷۸
فیصل آباد	۲۴۷۰۰، ۳۳۵۲۲
سرگودھا	۶۰۴۷۴
ربوہ	۴۶۶
لاہور	۵۳۴۴۳
گوجرانوالہ	۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب	۷۲۹
سیالکوٹ	۸۲۲۶۳
راولپنڈی	۵۵۱۷۵
اسلام آباد	۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان	۳۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان	۳۰۶۱
بہاولپور پی پی	۲۷۹۵
بہاولنگر	۵۵۳
رحیم یارخان	۳۰۱۸
پشاور	۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم	۵۱۳
حیدرآباد	۸۴۳۸۶
نواب شاہ	۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری	۶
احمد پور شرقیہ	۹۰۲
چنیوٹ جامع مسجد بخاری	
خانیوال	۷۲۹
ہری پور	۴۳۸۶
ڈہرکی	۳۱۵
صادق آباد	۲۵۱۱
بھکر	۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی	
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد	۳۸۲۲
اٹک	۲۸۶۲
جھنگ	۲۸۶۹، ۳۲۹۵
سکھر	۸۵۹۱۳، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ	۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۷۱۱، ۲۸۱۱

کتبہ: حنیف شجراء

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ تا ۴ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ——— دین محمد فریدی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نورالحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف نظامی
بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۲۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ ۱۰۰/- روپے ——— ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ——— فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ "
ایشیا ——— ۳۷۵ "

ایڈیٹر/پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

چوتھی عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن اور بیرون ملک شمع ختم نبوت کے پروانوں کی ذمہ داری

ایک دور تھا جب مرزائیوں اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے بارے میں کچھ لکھنا اور تقریر کرنا سنگین جرم سمجھا جاتا ہے کسی مبلغ نے مرزائیت کی حقیقت بیان کردی ختم نبوت کے نام سے جلسہ یا کانفرنس کا اہتمام کردیا تو اسے پابند سلاسل کر دیا گیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ابتدائی دور میں انتہائی آزمائشوں سے گزری اور اس کے رہنماؤں حضرت امیر شریعت خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب، مولانا لعل حسین اختر، مولانا محمد شریف بہاولپوری اور دوسرے مبلغین نے اس سلسلے میں اتنی قربانیاں دی ہیں۔ جس کی نظیر دوسری کوئی جماعت پیش نہیں کرسکتی۔ ملکی عدالتوں کے ریکارڈ کی اگر چھان پھٹک کی جائے تو اسے مقدمات کی ہزاروں مثالیں ملیں گی۔ جو مبلغ اور راہنمایان ختم نبوت کے خلاف چلائے گئے اور جن میں سزائیں بھی ہوئیں۔ راقم الحروف (محمد حنیف) کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ سرگودھا کی جامع مسجد گول چوک میں جلسہ تھا۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ اور حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری (جو اس وقت ختم نبوت کے مبلغ تھے) تقریر کرنا تھی۔ مولانا محمد لقمان پر فوراً پابندی لگادی گئی۔ کہ وہ ختم نبوت پر تقریر نہیں کرسکتے۔ جلسہ سے پہلے پولیس نے مسجد کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کہ مولانا جونہی آئیں گے انہیں گرفتار کرکے ضلع بدر کردیا جائے گا۔ لیکن مولانا نے کہا کہ تقریر ضرور کرنا ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے چنانچہ وہ مدرسہ کے باورچی کے کپڑے پہن کر مسجد میں داخل ہوئے اور خود تقریر کی خود راقم کے ساتھ بھی ایک واقعہ پیش آیا ایک مرتبہ آنجہانی مرزا محمود کے دور میں ضلع خوشاب کے ایک قصبہ وڈھ میں مرزائیوں نے جلسہ رکھا جس میں مرزا ناصر کو بھی بلایا گیا تھا راقم کو پتہ چلا تو مقابلے میں جلسہ رکھ دیا۔ مرزائیوں نے تھانے میں شکایت کی کہ ہمارے مقابلے میں جو جلسہ رکھا گیا ہے اسے بند کرایا جائے۔ چنانچہ تھانیدار معہ پولیس کی بھاری نفری کے وہاں پہنچ گیا اور مجھے بلا کر کہا کہ آپ جلسہ نہیں کرسکتے۔ میں نے کہا کہ مرزائیوں کا جلسہ آپ بند کرادیں۔ ہمارا جلسہ بھی نہیں ہوگا۔ اگر وہ جلسہ کریں گے تو ہمارا جلسہ ضرور ہوگا تھانیدار نے کہا کہ یہ تو میں نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا آپ مسلمان ہیں اگر ان کا جلسہ بند نہیں کرسکتے تو اپنا جلسہ بند نہ کریں۔ آپ مسلمان ہیں یہ آپ کا اپنا جلسہ ہے۔ بڑی بحث و تمحیص کے بعد کہا اچھا جلسہ کرلیں۔ لیکن تقریر میں احتیاط برتیں۔ چنانچہ جب ہمارا جلسہ شروع ہوا تو مرزائی اپنا سامان اٹھا کر چلتے بنے۔

دراصل یہ جرات او حوصلہ مجلس کے ہر کارکن میں عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ محبت اور مجاہد ملت حضرت محمد علی صاحب جالندھریؒ کی سرپرستی اور پدرانہ شفقت کی بدولت تھا کہ وہ ہر مصیبت اور ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتے تھے۔ اور ڈنکے کی چوٹ پر حق بات کا اظہار کرتے تھے۔

ملک میں ختم نبوت کے پروانوں کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں برتا جا رہا تھا انہیں پابند سلاسل کیوں کیا جاتا تھا۔ نظر بندی زبان بندی اور ضلع بدری کی کیوں ... جاتی تھی۔ صرف اس لئے کہ قادیانی اہم عہدوں پر فائز اپنے افسروں اور فوجی جرنیلوں کی وجہ سے مطلق العنان ہوگئے تھے۔ اور انہوں نے ختم نبوت کے راہنماؤں کی فائلیں کھلوا رکھی تھیں کہ یہ لوگ خطرناک ہیں چنانچہ اسی فہرست کی بنیاد پر نظر بندیاں، زبان اور ضلع بدریاں کی جاتی رہیں۔ حتیٰ کہ بعض راہنماؤں کی وفات کے بعد بھی ایسے احکامات جاری ہوتے رہے۔

مذکورہ حالات ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۷۴ء تک رہے۔ تاآنکہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں نے اپنے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر کالج ملتان کے نہتے طلباء پر حملہ کرکے انہیں شدید زخمی کر دیا جس نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا جس کے نتیجہ میں تحریک چلی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چوہڑے چماروں کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ بعد میں قادیانیوں نے مرزا طاہر کی ہدایت پر مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا جس پر تحریک چلی ۱۹۸۴ء کا آرڈیننس جاری ہوا جس کے ذریعہ مرزائیوں کی خلافِ اسلام اور ارتدادی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی۔ اس صورت حال کے بعد مرزائیوں نے اپنی تمام سرگرمیوں کو بیرون ملک منتقل کر دیا کیونکہ ان کا بزدل اور بھگوڑا پیشوا مرزا طاہر گرفتاری کے خوف سے بھاگ کر لندن مقیم ہو گیا اور اس نے وہاں اپنا مرکز قائم کر لیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے جہاں ملک میں مرزائیوں کا ناطقہ بند کیا وہاں بیرون ملک بھی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے وفود روانہ کیے۔ یوں تو مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر" برطانیہ، فجی اور سعودی عرب کا پہلے دورہ کر چکے تھے اور وہ دورہ انتہائی کامیاب رہا لیکن محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے زیادہ تعداد میں وفود بھیجے گئے۔

مرزا طاہر کے یہاں سے بھاگ جانے، ان کی تبلیغ پر پابندی لگنے اور وہاں اپنا مرکز قائم کرنے کی وجہ سے عالمی مجلس نے لندن میں اپنا مرکز قائم کرنے اور سالانہ کانفرنس کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلہ میں جن مبلغین اور راہنماؤں نے ملک در ملک دورہ کیا ان میں ایڈیٹر ختم نبوت الحاج مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا نذیر احمد بلوچ مولانا اللہ وسایا اور مولانا منظور احمد الحسینی کے نام قابل ذکر ہیں خصوصاً جناب باوا صاحب کی قربانی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی کہ ان کی مخلصانہ کوششوں سے آج لندن کے وسط میں ایک گرجا خرید کر مرکز ختم نبوت قائم ہوا اور سالانہ کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا۔

اس سے قبل لندن میں تین عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں اور اب ۲۱ اگست کو چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے کانفرنس سینٹر میں پوری آب و تاب سے منعقد ہو رہی ہے۔ ان کانفرنسوں کے انعقاد میں برطانیہ خصوصاً لندن کے مسلمانوں اور وہاں کے علماء کرام نے بھرپور تعاون کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ تعاون آئندہ بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

اس سلسلہ میں کانفرنس کے انتظامات کے لیے محترم جناب باوا صاحب، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا نذیر احمد بلوچ لندن پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے رابطہ مہم شروع کر دی ہے۔

ہمیں خدا کی ذات پر پورا یقین ہے کہ یہ کانفرنس پہلے کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب اور انتہائی مؤثر ثابت ہوگی۔ مذکورہ سطور لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے۔ جس جس ملک میں بھی ہمارے قارئین موجود ہیں ہم ان سے یہی گذارش کریں گے کہ اگر وہ آسانی کے ساتھ اس کانفرنس میں شرکت کر سکتے ہوں تو انہیں ضرور شرکت کرنی چاہیئے اور قادیانی مرتدوں پر یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اور جس مسلک سے بھی ہمارا تعلق ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے مقابلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔

علاوہ ازیں جو دوست کسی مجبوری کے تحت شرکت سے معذور ہیں ان سے گذارش ہے کہ دامے درمے تعاون کرکے ختم نبوت کے بین الاقوامی محاذ کو مضبوط سے مضبوط بنائیں۔ ——— امسال ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے قبول کر لیا ہے۔ عالمی مجلس کے جو راہنما لندن پہنچ چکے ہیں ان کے وہاں جانے کا مقصد یہ بھی ہے کانفرنس میں یہ اعلان کیا جائے کہ او! مرزا طاہر تو اگر دعوت مباہلہ میں مخلص ہے اور تو خود کو اور اپنے دادا جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کو سچا سمجھتا ہے تو میدان حاضر ہے۔ میدان میں آکر مباہلہ کر اور پھر دیکھ قدرت خداوندی کے کرشمے، لیکن جیسا کہ کسی نے مرزائیوں کے متعلق کہا ہے

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے

ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ مرزا طاہر زہر کا پیالہ پی لے گا لیکن مباہلہ کے لیے میدان میں نہیں آئے گا، اگر آئے گا تو اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کا ہوا۔

سوال کرنے کی اسلام میں ممانعت

حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریاؒ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے آکر حضورؐ سے سوال کیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ایک ٹاٹ ہے جس کو آدھے کو بچھا لیتے ہیں اور آدھا اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے پانی پینے کو۔ حضورؐ نے دونوں چیزیں منگائیں اور دو درم میں نیلام کر دیں اور وہ ان کو دیئے کہ ایک درم کا غلہ خرید کر گھر دے آویں اور دوسرے درم کا کلہاڑی کا پھلہ خرید کر لائیں۔ وہ لے کر آئے تو حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی یعنی دستہ لگایا اور فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹ کر بیچو، پندرہ دن تک تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔ انہوں نے ارشاد کی تعمیل کی اور پندرہ دن وہ دس درہم کما کر لائے جن میں سے کچھ کا غلہ خریدا کچھ کا کپڑا خریدا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ اچھا ہے سوال کرنے سے کہ بھیک مانگنے سے قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر داغ ہوتا اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ سوال کی صرف تین آدمیوں کے لیے گنجائش ہے: لِذِی فَقرٍ مُدقِعٍ اَولِذِی غُرمٍ مُفظِعٍ اَولِذِی دَمٍ مُوجِعٍ۔ ایک اس شخص کے لیے جس کا فقر ہلاک کرنے والا ہو دوسرے اس کے لیے جس پر کوئی تاوان سخت پڑ گیا ہو۔ تیسرے جو دردناک خون کے معاملے میں پھنس گیا ہو۔ ان ہی حالات میں بھی حضورؐ نے سوال ہی کی اجازت دی۔ اور خود یہ صاحب واقعہ جس فقر میں مبتلا تھے ان کو نہ تو سوال کی اجازت دی نہ کسی پر ان کا نفقہ واجب فرمایا۔ غرض ہزاروں واقعات کتب احادیث میں اس کے شاہد ہیں کہ جہاں تک وجوب کا تعلق ہے وہ صرف زکوٰۃ ہے اس پر اضافہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور قول المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا صدقہ میں تعدی اور افراط کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو نہ دینے والا" کا مصداق ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قیس بن قیسؓ کو صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا وہ اس مال میں بہترین اونٹ چھانٹ لائے۔ حضورؐ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ تم ان لوگوں کا عمدہ مال لے آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس وقت آپ جہاد میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرما رہے ہیں، میں اس لیے ایسے اونٹ لایا جن پر سواری ہو سکے اور سامان لادا جا سکے۔ حضورؐ نے فرمایا، ان کو واپس کر کے آؤ اور معمولی مال لے کر آؤ۔ (مجمع الزوائد)

حالانکہ جہاد کی ضرورت بھی ظاہر۔ اور اسی موقع پر حضورؐ نے ایسی ایسی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر کا سارا اثاثہ لے آئے۔ اور حضرت عمرؓ نے ہر چیز کا آدھا حصہ پیش کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے پاس چار ہزار درہم ہیں۔ دو ہزار گھر کے اخراجات کے واسطے رکھتا ہوں۔ دو ہزار اللہ کے واسطے پیش کرتا ہوں۔ اور ایک صحابیؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں نے رات بھر مزدوری کر کے دو صاع (ساڑھے سات سیر) کھجوریں مزدوری میں کمائی ہیں۔ آدھی گھر کے خرچ کے واسطے چھوڑ دیں۔ آدھی حاضر ہیں۔ (درِ منثور)

حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ صدقہ کا حکم فرماتے اور ہم میں سے بعض کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا تو وہ صرف اس کے لیے بازار جا کر مزدوری کرتا اور مزدوری میں ایک مُد (تقریباً پاؤ) کھجور کماتا اور صدقہ کر دیتا (بخاری)

لیکن اس سب کے باوجود ضابطے کے طور پر یہاں معمولی اونٹ کی جگہ عمدہ اونٹ بھی قبول نہیں فرمایا اس لیے جہاں تک وجوب کا تعلق ہے وہ مالی حیثیت سے صرف زکوٰۃ ہے اور جہاں تک خرچ کرنے کا تعلق ہے۔ مسلمان اس لیے پیدا ہی نہیں ہوا کہ وہ مال جمع کر کے رکھے۔

قرآن پاک کی آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جو پہلی فصل میں گذر چکے۔ وہ بڑے زور سے اس کی ترغیب و تاکید کر رہے ہیں کہ مال صرف اس لیے ہے کہ اس کو اللہ کی رضا کے کاموں میں خرچ کر دیا جائے۔ خود اپنی طاقت کے موافق تنگی اٹھائی جائے، دوسروں پر خرچ کیا جائے۔ اپنے کام وہی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کر دیا جائے گا کہ اس کے بینک میں جمع کر دینے سے نہ اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، نہ بینک کے فیل ہو جانے کا احتمال ہے۔ اور ایسی ضرورت کے وقت کام آئے گا جس وقت کہ آدمی انتہائی محتاج ہو گا۔ خود حق سبحانہٗ وتقدس کا ارشاد حضورؐ نقل فرماتے ہیں کہ، اے آدمی تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر دے نہ تو اس کو آگ لگ جانے کا خوف ہے، نہ چوری کا نہ دریا برد ہونے کا۔ اور میں ایسے وقت تجھ کو پورا کا پورا دے دوں گا، جب تو بے حد محتاج ہو گا۔ (ترغیب)

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ ہر شخص یہ غور کرے کہ اس نے کل قیامت کے دن کے لیے کیا چیز آگے بھیجی ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کو ان کی جانیں بھلا دیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا دوسری جگہ ارشاد ہے تمہارے مال متاع، آل اولاد تمہارے لیے امتحان کی چیزیں ہیں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

اُن معجزات کا بیان، جن کا تعلق جنات سے ہے

بخاری میں حضرت عمرؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بتوں کے پاس موجود تھا، ایک بت پرست اور بتوں کے پجاری نے ایک بچھڑا بتوں پر چڑھا کر ذبح کیا اس دوران اچانک ایک بُت کے پیٹ سے ان الفاظ کے ساتھ ایک آواز نکلی :-

یَاجَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(یعنی اے قوی انسان ایک کام کی بات یہ ہے ایک فصیح شخص کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)

حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ لوگ یہ چیخ سُن کر ڈر سے بھاگ گئے۔ لیکن میں اس آواز کی حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے رُکا رہا۔ دوسری مرتبہ بھی یہی آواز نکلی، چنانچہ تھوڑی مدت کے بعد محمدؐ کی بابت یہ خبر سُنی کہ یہ نبی ہیں اور لا الہ الا اللہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

بُت کے پیٹ میں سے جن نے آواز دے کر آنحضورؐ کی تعلیم کی تلقین کی تھی۔ اس لیے یہ معجزہ جنات سے تعلق رکھتا ہے

بیہقی اور نسائی کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت خالد بن الولیدؓ نے جب عزیٰ کے بُت کدہ کو ڈھا دیا تو اندر سے ننگے سر بکھرے ہوئے بالوں کی ایک کالی عورت نکلی اور سر پہ ہاتھ رکھ کر چیخنے لگی، حضرت خالدؓ نے تلوار سے اس عورت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آنحضورؐ سے جب یہ واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہی عورت عزیٰ تھی اب کبھی اس کی پوجا نہ ہوگی۔

عزیٰ ایک درخت تھا، اس پر مشرکین نے ایک تھان بنا کر پوجنا شروع کر دیا، اس درخت میں سے آوازیں آتی تھیں، اس لیے اس کی پوجا ہونے لگی تھی۔ یہ آواز اس درخت کی ایک خبیثہ خبیثہ (کتبوتی) کی تھی۔ آنحضورؐ کے اثر سے وہ روح خبیثہ مجسّم عورت کی شکل میں ظاہر ہو کر مار ڈالی گئی چنانچہ اس کے قتل ہونے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اس درخت کی پوجا اسی بھوتنی کی وجہ سے ہوا کرتی تھی۔ اب وہ ماری گئی تو کبھی عزیٰ کی پوجا نہ ہوگی۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے مکہ میں فرمایا کہ تم میں سے جو بھی جنوں کو دیکھنا چاہے وہ آج رات کو آجائے ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سوائے میرے اور کوئی نہ آسکا۔ آنحضورؐ نے مجھے اپنے ساتھ لے کر مکہ کی اونچی پہاڑی پر پہنچے۔ آپؐ نے اپنے پائے مبارک سے میرے لیے ایک دائرہ کھینچ کر فرمایا کہ تم اس کے اندر بیٹھے رہنا

ابن مسعودؓ کو اس دائرے میں بٹھا کر آگے تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت شروع فرما دی۔ اچانک ایک بڑی جماعت نے آپؐ کو گھیر لیا، اور میرے اور آپؐ کے درمیان وہ جماعت حائل ہو گئی۔

میں نے جنوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ "تمہارے پیغمبر ہونے کی کون گواہی دیتا ہے"! قریب ہی ایک درخت تھا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو مان لوگے؟ جنوں نے کہا ہاں مان لیں گے۔ اس پر آپؐ نے اس درخت کو بلایا، درخت نے گواہی دی، اور وہ سارے جن آپؐ کی نبوت پر ایمان لے آئے۔

ابو نعیم نے دلائل نبوت میں روایت کی ہے کہ ابن مسعودؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ جس رات آنحضورؐ کی خدمت میں جن حاضر ہوئے کیا تم حضورؐ کے ساتھ تھے؟ ابن مسعودؓ نے کہا ہاں! واقعہ یہ ہے کہ مدینہ کا ہر ایک شخص تمام صفہ والوں میں سے ایک ایک آدمی کو کھانا کھلانے کے لیے لے گیا۔ صرف میں باقی رہ گیا۔ مجھے کوئی نہ لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ تمہیں کوئی کھانا کھلانے نہیں لے گیا؟

میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ چلو! شاید رات کا کھانا تمہیں مل جائے میں آپؐ کے ساتھ ام سلمہؓ کے مکان تک گیا، آنحضورؐ اندر تشریف لے گئے۔ ایک بچی نے اندر آ کر کہا کہ کھانا اس وقت نہیں ہے۔ یہ سُن کر میں واپس ہوا۔ اور مسجد میں کپڑا لپیٹ کر سو گیا۔ پھر بچی آئی، اور اس نے آ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو یاد فرما رہے ہیں۔ میں کھانا کھانے کی اُمید لیے ہوئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ تشریف لائے آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی سوکھی لکڑی تھی، اسے میرے سینے سے لگا کر فرمایا کہ جہاں میں جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو، اور کچھ کلمات بتائے۔ جن کو تین بار میں

نماز پورے اسلام کی میزان

افادات حکیم الاسلام قاری محمد طیب، مرتب: مولانا محمد اقبال قریشی

حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مدظلہٗ دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مدرسہ خیر المدارس جالندھر (حال ملتان) کے بارھویں سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۳۶۱ھ کو فلسفہ نماز کے عنوان سے ایک جامع تقریر فرمائی تھی جو ایک سو بڑے سائز کے صفحات پر شائع ہوئی تھی۔ احقر قارئین کے استفادہ کی خاطر اس کے [illegible] تک کا خلاصہ پیش کر رہا ہے یہ خلاصہ حضرت صاحب تقریر کی نظروں سے بھی گزر گیا ہے

نماز میں عبادت کا پہلو

شرعاً عبادت کے معنی غایت تذلل یعنی ایسی انتہائی ذلت اختیار کرنے کے ہیں جس کے آگے ذلت کا کوئی درجہ باقی نہ رہے۔ نماز میں دو ہی بنیادی چیزیں ہیں۔ ایک اذکار جو زبان سے متعلق ہیں اور ایک ہیئات جو اعضاء بدن اور جوارح سے متعلق ہیں۔ اذکار میں ثناء سے لے کر فاتحہ سورت تک، پھر تسبیحات سے لے کر التحیات تشہد تک اپنی عبودیت، غلامی اور فدویت یا اللہ کی عظمت اور برتری اور لامحدود بزرگی کے سوا کسی اور چیز کا بیان نہیں ہوتا۔ اور ہیئات کے لحاظ سے نیازمندانہ سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا پھر رکوع میں جھکنا اور آخرکار اپنی سب سے زیادہ باعزت چیز پیشانی کو اپنے معبود کے سامنے خاک پر ٹیک دینا اور اس کی عزت کے سامنے اپنی ذلت مطلق کا عملاً اعتراف ہے جو عبادت کا اصل مقصود یعنی خدا کے آگے اپنی انتہائی ذلت اور رسوائی ہے۔

نماز تمام کائنات کو جامع ہے

ارشاد ربانی ہے: كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ یعنی ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو جان لیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ نے اپنی بعض مصنفات میں تصریح کی ہے کہ ہر ایک چیز کی نماز کی ہیئت اس کی خلقت کے مناسب حال رکھی گئی ہے تاکہ اس کی نماز اسکی خلقی وضع قطع سے طبعاً ادا ہوتی رہے مثلاً درختوں کی نماز قیام ہے ان کی صورت نوعیہ ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ گویا اپنی ساق پر کھڑے ہوئے قیام کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں۔ چوپایوں کی نماز رکوع ہے کہ وہ گویا ہر وقت اللہ کے سامنے رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ جس سے انحراف نہیں کر سکتے۔ پھر حشرات الارض یعنی رینگنے والے اور پیٹ کے بل گھسٹ کر چلنے والے کیڑے مکوڑوں مثلاً سانپ، بچھو، چھپکلی اور کیڑے مکوڑے کی نماز بصورت سجدہ ہے۔ انکی خلقی ہیئت سجدہ نماز بنائی گئی ہے کہ وہ اوندھے اور سرنگوں ہی رہتے ہیں گویا ہر وقت اللہ کے سامنے سربسجود اور سرنگوں رہتے ہیں گویا ہر وقت زمین پر دو زانو جمے بیٹھے ہیں۔ اور ہمہ وقت التحیات میں ہیں۔ پھر اڑنے والے پرندوں کی نماز انتقالات ہیں کہ نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے منتقل ہوتے ہیں، جیسے انسان قیام سے قعود اور قعود سے قیام کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ پرندوں کے انتقالات ہی عبادت میں شمار ہوتے ہیں پھر سیاروں اور آسمانوں کی نماز دوران اور گردش ہے کہ ایک نقطے سے گھوم کر پھر اسی نقطہ پر آجاتے ہیں جیسا ایک نمازی ایک رکعت پڑھ کر پھر عود کرتا ہے۔ پھر زمین کی نماز تکوینی جمود اور سکون ہے۔ گویا ساکت اور صامت ہو کر اپنے مرکز پر جمی ہے جو انتہائی تذلل اور خشوع ہے۔ پھر جنت و نار کی نماز سوال ہے کہ اے اللہ ہمیں ہمارے مکان کو پر کر دے پھر ملائکہ کی نماز اصطفاف یعنی صف بندی ہے۔ کہ وہ قطار در قطار جمع ہو کر یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

پھر یہی سب ہیئتیں جو ان جمادات و نباتات و حیوانات اور ملائکہ میں منقسم ہیں۔ بنی آدم اور دنیا کی مختلف اقوام میں تقسیم کی گئی ہیں۔ مثلاً کسی قوم کی نماز محض قیام، کسی قوم کی نماز نیم قیام کے گھٹنوں کے بل ڈنڈوت کھیلنا، کسی قوم کی نماز محض رکوع، کسی قوم کی نماز اوندھا لیٹ جانا (یعنی سجدہ)، اور کسی قوم کی نماز قعود ہے، لیکن مسلم قوم کی نماز مجموعہ صلوٰۃ اقوام ہے۔ جس میں درختوں کا سا قیام، چوپاؤں کا سا رکوع، فرشتوں کی سی صف بندی، آسمانوں اور سیاروں کی سی گردش اور پہاڑوں کا سا قعود ہے۔ اذکار میں ہر مخلوق کی تسبیح اور ذکر ان کی خلقت اور استعداد کے مطابق جداجدا ہے جسکو دوسرا نہیں سمجھ سکتا چنانچہ ارشاد ہے: وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ۔ یعنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتی ہے۔ لیکن تم نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح ہر قوم کو اس کے مناسب ہی اذکار تلقین کئے گئے کسی کو تعوذ کا حکم تھا۔ کسی پر سوال و دعا کا غلبہ چونکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مکمل کر دیا گیا۔ اس لیے مسلم کی نماز تمام اقوام کی نماز کی جامع کر دی گئی۔ جو فطرت الٰہی نے اقوام عالم میں مختلف نمازوں میں منقسم کی تھیں۔

اوقات کی جامعیت

اوقات نماز بھی جامع ہیں یعنی جو وقت فطری طور پر روح کے طبعی میلان کا ہے یا نفس کے طبعی انحراف کا ہے۔ ان سب اوقات کو نماز نے اپنے اندر مشغول کر لیا ہے۔ صبح کا سہانا وقت روح کے نشاط کا تھا تو نماز فجر نے اسے لیا۔ ظہر کا وقت سہل کا تھا، تو ظہر کی نماز نے اس میں چستی پیدا کر دی۔ عصر کا وقت تفریح کا تھا تو عصر نے اس غفلت کو توڑ دیا۔ مغرب کا وقت انقلاب آفات کا

کا تھا تو مغرب کی نماز نے مقلب اللیل کی طرف جھکا دیا عشاء کا وقت خاتمہ کا تھا تو نماز عشاء نے خاتمہ بالخیر کر دیا پھر نفلی نمازوں نے دوسرے اوقات کی خصوصیت کے ماتحت انہیں عبادت میں مشغول کر دیا گویا اگر ایک انسان تمام اذکار و اطاعت کی بجائے صرف ان مقررہ واجب و نفل اوقات میں نماز کا اہتمام کرے تو وہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔

نماز میں روزہ، اعتکاف، حج اور زکوٰۃ کی حقیقت ہوگی

روزہ کی حقیقت ہے صبح صادق سے کھانے پینے اور عورتوں سے منتفع ہونے سے بچنا۔ یہ چیزیں نماز میں بھی ممنوع ہیں بلکہ نماز میں ان کے علاوہ سلام، کلام، عورتوں کو چھو دینا، ہنسنا، بولنا، چلنا، پھرنا۔ اور عام نقل و حرکت سب ہی ممنوع ہے۔ اس لئے نماز میں روزہ اپنی انتہائی شکل کے ساتھ موجود ہے۔

اعتکاف صوم میں ضروریات بشریہ پوری کر لینے، ہو جانے، لیٹ رہنے اور کھانے پینے کی اجازت ہے لیکن نماز میں یہ سب امور مفسد صلوٰۃ ہیں۔ بلکہ مسجد میں ٹہلنے اور نقل و حرکت کی بھی اجازت نہیں۔ اس لئے نماز کا اعتکاف زیادہ مکمل ہے۔ اور نماز اعتکاف کو بھی جامع اور حاوی نکلی۔

حج کی حقیقت تعظیم بیت اللہ اور تعظیم حرم محترم ہے نماز میں تعظیم بیت اللہ کا یہ مقام ہے کہ استقبال قبلہ شرط صحت صلوٰۃ ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہو سکتی پھر جس طرح طواف میں بیت اللہ کے سامنے رفع یدین کر کے گردش طواف شروع کرتے ہیں۔ بعینہٖ نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تعظیماً رفع یدین کر کے نماز شروع کرتے ہیں۔ پھر جسطرح طواف اذکار و ادعیہ سے بھرپور ہے۔ پھر جسطرح حج میں حرم محترم کی حدود میں رہ کر تا بحد عرفات یا ذوق میں مصروف رہتے ہیں۔ اس طرح مسجد کے حرم محترم میں رہ کر ذکر الٰہی اور نوافل میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر جس طرح حرم محترم میں شیطان کے آثار کو سنگریزوں سے سنگسار کیا جاتا ہے بعینہٖ نماز میں تعوذ کے ذریعہ شیطان کے شر کو معنوی ہتھیار کے ذریعے دفع کیا جاتا ہے پھر جسطرح حج میں طواف وداع کر کے رخصت چاہی جاتی ہے۔ بعینہٖ نماز میں سلام و دعا کر کے دربار الٰہی سے رخصت ہو جاتا ہے۔ غرض حج کی پوری حقیقت اپنے اہم اجزاء کے ساتھ نماز میں بعینہٖ یا بشکلہٖ موجود ہے۔

زکوٰۃ کی حقیقت تزکیہ نفس ہے، یعنی محبت دنیا سے قلب کو پاک کرنا اور نماز میں بھی تزکیہ نفس تزکیہ روح ہے کہ نفس ماسوی اللہ سے بیزار ہو کر صرف اللہ جل ذکرہٗ کا ہو رہے۔ زکوٰۃ کی حقیقت اس طرح نماز میں موجود ہے اور زکوٰۃ کی صورت یوں موجود ہے کہ نماز کے لئے مسجد بنانی اور جوڑ پرنی سبیل اللہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جسطرح زکوٰۃ میں بھی فی سبیل اللہ مصارف لازم ہیں۔

نماز سے انانیت نفس کا ازالہ

نماز سے انانیت اور کبر نفس کا ازالہ ہوتا ہے جو ہزار ہا بد خلقیوں اور بد اعمالیوں کی اساس ہے۔ کیونکہ کبر نفس جب تک باقی رہ سکتا ہے کہ اپنے سوا کسی دوسرے کی عظمت دل میں نہ ہو اور نماز سے حق تعالیٰ کی عظمت دل میں آ جاتی ہے۔ اور جب کسی کی عظمت قلب میں آ جائے تو اس قلب میں کبر و غرور پاس بھی نہیں بھٹکتے

نماز میں فن تصوف کا موضوع

فن تصوف کا موضوع تہذیب نفس ہے یعنی نفس کے رذائل زائل ہوں اور فضائل حاصل ہوں۔ اور نماز میں دو چیزیں سامنے ہوتی ہیں۔ نفس اور رب، نماز جب نفس کی تحقیر و تذلیل کرتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔ اور اس کے آثار بھی مٹ جاتے ہیں۔ اور رب کی عظمت مطلق نماز سامنے کر دیتی ہے۔ تو عنایات رب متوجہ ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنی فضائل سے نوازتا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ نماز تہذیب نفس اور اصلاح نفس کے لئے افضل ترین مجاہدہ اور اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

روحانی اور اخلاقی مقامات

نماز چونکہ تزکیہ نفس کر دیتی ہے۔ اس کے بعد نفسانی احوال و مقامات پاکیزہ اور ارفع و اعلیٰ ہو جاتے ہیں جسکا ذریعہ نماز بنتی ہے۔ لیکن بلا واسطہ بھی نماز میں تمام روحانی اور اخلاقی مقامات موجود ہیں۔ جو نمازی انسان میں راسخ ہو جاتے ہیں۔ اور آدمی بلند پایہ ہو جاتا ہے۔ شکر کو لو تو نماز کی روح ہی الحمد ہے۔ صبر کو لو تو آدمی نماز میں ہر ایک لذت سے صبر کر بیٹھتا ہے کہ نماز کا روزہ دن بھر کے روزے سے زیادہ مکمل ہے اخلاص کو لو تو نماز کی روح ہی الحمد للہ رب العٰلمین ہے۔ جسکی حقیقت ماسوی اللہ سے کٹ کر اللہ کی طرف دوڑنا ہے۔ تواضع کر لو تو جہاں ذلت نفس سامنے ہے وہاں تواضع کی کیا حقیقت ہے۔ رضا بالقضاء کر لو تو نفس اپنی ہر لذت نماز میں دے بیٹھتا اور اس سے صبر کر لیتا ہے شجاعت کو لو تو اس میں سخت ترین مقابلہ اپنے نفس اور ہوائے نفس سے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ دوسرے سے لڑنا سہل ہے مگر اپنے سے لڑنا مشکل ہے۔

بقیہ : صفات قرآن فہمی

ہے۔" (التغابن ۔ ع ۔ ۱)

"اے لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی مستغنی اور سزاوار حمد ہے۔" (فاطر ع ۔ ۳)

جن لوگوں میں دین کی طلب نہیں، اور دین کی صداقت کے لئے کوئی کشش باقی نہیں رہی ان کے لئے فرمایا ہے:۔

"کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں خواہ وہ بے عقل ہیں۔"
(یونس ع ۔ ۵)

"کیا آپ ہدایت دے سکتے ہیں گمراہوں کو اگرچہ وہ دیکھتے نہ ہوں۔" (یونس ع ۔ ۵)

"آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں، نہ آپ بہروں کو آواز سنا سکتے ہیں۔ آپ انہیں لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔" (النمل ع)

بچت اسلامی نقطہ نگاہ سے

تحریر: عزیز الرحمٰن ککی مروت

انسان فطرت کے لحاظ سے ظالم بھی ہے اور جاہل بھی۔ اسی ظلم و جہل کے طبعی امور کی وجہ سے انسان کو نہ تو حسرت ماضی کا فکر دامن گیر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ تابناک و درخشاں مستقبل کا خواہاں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زیور خلافت سے آراستہ ہونے کے لئے صراط مستقیم دکھلائی ہے۔ صراط مستقیم کے ذیل میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسانوں کو عمومی انداز میں اور مسلمانوں کو خاص تاکید سے بچت کی ترغیب دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا" اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لو اور نہ بالکل کھول دینا چاہئے کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کر کے اسراف کیا جائے۔ ورنہ الزام خوردہ اور تہی دست ہو کر بیٹھ رہو گے۔

اسی آیت کریمہ کے ذیل میں مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ انسانی زندگی میں مصائب و آلام کا پیش آنا لازمی ہے۔ نیز انسانی زندگی میں انسان عمر بھر مختلف ادوار سے گذرتی ہے۔ اگر کبھی جوانی کی بے پناہ طاقت ہوتا ہے تو کبھی بڑھاپے کا وہ مرحلہ بھی آجاتا ہے کہ انسان اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت بھی نہیں دے سکتا۔

اس لئے انسان اگر جوانی کی کمائی میں اعتدال سے خرچ کیا کرے اور آنے والے مصائب و آلام اور بڑھاپے کی عاجزانہ اداؤں کو مدنظر رکھے تو یہی جوانی کی کمائی ہوئی بچت اسے روز بد دیکھنے سے محفوظ کرلے گی ورنہ دربدر ٹھوکریں کھاتا ہوا یہ انسان معاشرے پر بوجھ بن جائے گا اور انسانیت کے ماتھے پر شرم کا بدنما داغ بھی جائے گا۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں بچت کی ترغیب دی ہے۔ حدیث پاک میں آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ (الحدیث)

خرچے میں میانہ روی آدھی زندگی ہے" یعنی خرچ میں حد سے زیادہ تجاوز اور کل آئندہ کچھ نہ چھوڑنا انسان کی آدھی زندگی کھالیتا ہے۔ اگر انسان اپنے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرے تو اسے طویل زندگی میں کف افسوس نہیں ملنا پڑے گا۔

نیز اسلام کے تعلیمات پر اگر نظر ڈالی جائے تو اسلام نے انسان کو پرتکلف زندگی بسر کرنے سے منع کیا ہے اور ساتھ فضول خرچی اور اسراف کو شیطانی برادری کا ایک مذموم فعل قرار دیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے "ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربہ کفورا"

اور مال کو بے موقع مت اڑا بے شک بے موقع مال اڑانے والے بھائی ہیں شیطانوں کے اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے"

اسی طرح آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بمتنعمین

(الحدیث) اپنے آپ کو پرتکلف زندگی سے باز رکھو کیونکہ اللہ کے بندے پرتکلف اور ناز و نعم میں عیش گزارنے والے نہیں ہوتے۔

انہی ارشادات خداوندی اور فرمودات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہر مسلمان پر بچت لازم ہے۔ اور بقول کسے ع عاقل را اشارہ کافی است

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اگر ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور سچے شیدائی ہونے کا برملا اعلان کرتے ہیں۔ تو اللہ کے حکم اور نبی کے فرمان پر چلنے کا نام ہی کامیابی اور دونوں جہانوں کی کامرانی ہے۔

ولا صفحات جو قرآن کے فہم و استفادہ کے لئے معاون ہیں

تحریر: حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

طلب: قرآن سے منتفع ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی طلب پیدا ہو۔ جس کو سرے سے اس کی طلب نہیں اس کے لئے قرآن کیا موثر ہوسکتا ہے۔ اللہ کی سنت یہی ہے کہ وہ طلب پر دیتا ہے اور طلب کی اس کے یہاں بڑی قیمت ہے۔ موجودہ حالت پر بے اطمینانی اور عدم قناعت، اصلاح حال کی کوشش اور راستہ کی تلاش اس کے یہاں سعادت کا پہلا قدم ہے۔ پہلی چیز انابت ہے، دوسری چیز تغیر حال۔

"اللہ لوگوں کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے" (الرعد) "جو اس کی طرف رجوع ہوں" (الشوریٰ ع ۲)

"بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں" (الرعد ۲)

دین میں استغنا اور بے نیازی ... دنیا اور بدبختی کی نشانی ہے۔

"تو جنھوں نے ... اور منہ پھیرا ... کبھی بے پروائی کی اور خدا ... سے بے پروا ... (سورۃ ...)"

باقی صفحہ ۹ پر

(قرآن)

زنا کے قریب مت جاؤ

محمد اقبال —— حیدر آباد

زنا کرنا تو بجائے خود بار زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔

قرب کا معنی کیا ہے؟ آنکھوں کو محفوظ رکھو۔ کانوں کو محفوظ رکھو۔ ہاتھوں کو محفوظ رکھو۔ پاؤں کو محفوظ رکھو اور دل کو محفوظ رکھنے کے لئے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ شیطان عصمت کے راستے بڑا سخت حملہ کرتا ہے اس کو قریب نہ آنے دیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! دونوں آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا اس کی باتوں کا سننا ہے۔ زبان کا زنا غیر محرم سے باتیں کرنا ہے ہاتھ کا زنا اس کو پکڑنا ہے۔ پاؤں کا زنا اس کی طرف چلنا ہے دل کا زنا یہی ہے کہ وہ زنا کا ارادہ کرتا ہے باقی شرمگاہ ان سب زناؤں کو سچا کر دیتی ہے یا جھوٹا۔ (احمد)

فرمایا! اپنی نگاہ کو روکو اور شرمگاہوں کی پوری حفاظت کرو ورنہ خدا تمہاری صورتیں بگاڑ دے گا (طبرانی)

فرمایا: زنا سے افلاس اور محتاجی پیدا ہوتی ہے۔

(بیہقی)

فرمایا! میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک تنگ تنور میں عذاب دیئے جا رہے ہیں جو آگ کے شعلوں کے ساتھ بلند ہوتے ہیں اور تنور کے منہ تک آجاتے ہیں اس میں مرد اور عورتیں دونوں ہیں مگر دونوں برہنہ ننگے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ یہ میری اُمت کے زانی اور زانیہ ہیں۔

(بخاری)

فرمایا! یہ اُمت ہمیشہ خیریت سے رہے گی اور اس پر ہمیشہ خیر سایہ فگن ہوگی جب تک ان میں ولد الزنا کی کثرت نہ ہوگی جب حرام کی اولاد بکثرت پیدا ہونے لگے گی تو پھر اندیشہ ہے کہ تمام اُمت پر عذاب نازل ہو جائے۔

(احمد)

فرمایا! جب زنا پھیل جائے گا تو فقر و مسکنت اور ذلت بھی عام ہو جائے گی (بزاز)

فرمایا! جب کسی شہر میں زنا اور سود عام ہو جائے تو ان لوگوں پر اللہ کے عذاب کا نازل ہونا حلال ہو جاتا ہے (حاکم)

ایک نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے۔ اس کا یہ سوال صحابہ کرامؓ کو ناگوار گزرا۔ مگر حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور اس سے سوال کیا کہ کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تیری ماں کے ساتھ کوئی ایسا فعل کرے۔ اس نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا دوسرے لوگ بھی یہ نہیں چاہتے کہ ان کی ماؤں کے ساتھ کوئی شخص زنا کرے۔

پھر آپؐ نے سوال فرمایا کہ کیا تجھے یہ بات گوارا ہے کہ تیری بیٹی کے ساتھ کوئی زنا کرے۔ اس نے جواب دیا ہرگز نہیں آپؐ نے فرمایا دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ یہ فعل گوارا نہیں کرتے۔

پھر آپ نے اس کی بہن خالہ پھوپھی کے بارے میں سوال کیا اور نفی میں جواب ملنے پر فرمایا کہ دوسرے لوگ بھی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ یہ فعل گوارا نہیں کرتے۔

نیز آپ نے دریافت فرمایا کہ بھلا تو اپنی بیوی کے ساتھ یہ فعل گوارا کر سکتا ہے۔ اس نے جواب دیا میں یہ نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا کہ دوسرے لوگ بھی یہ نہیں چاہتے کہ انکی بیویوں کے ساتھ کوئی ایسی جرات کرے پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر دست مبارک رکھ کر دعا فرمائی۔ یا اللہ! اس کا قلب پاک کر دے اس کا گناہ بخش دے اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ رکھ۔ اس نصیحت اور دعا کا اثر سائل کے دل پر یہ ہوا کہ اس کے دل پر سے زنا کا خیال بالکل مٹ گیا اور آئندہ کے لئے وہ زنا سے بہت حقارت کرنے والا ہو گیا۔ (نیل الحرام)

صحابہ کرام کے زمانے میں جب عیسائیوں نے اسلام کا عروج دیکھا اور اپنے آپ کو اسلامی سیلاب کا مقابلہ کرنے سے بے بس پایا تو ان کے سمجھدار پادری مشورہ کرنے لگے یعنی جب مسلمانوں نے سلطنت روم پر غلبہ حاصل کر لیا تو پادریوں نے مشورہ کر کے عیسائیوں کو کہا کہ تم اپنی حسین و جمیل عورتوں سے کہو کہ ان مسلمانوں کو زنا پر آمادہ کریں۔ اور اس سکیم کے تحت حسین عورتوں کو سنگھار کر کے بازاروں میں چھوڑ دیا اور ان کو کہا گیا کہ اگر کوئی بھی مسلمان ذرا بھی مائل نظر آئے تو فوراً اس کو زنا کی ترغیب دیں اور اس گناہ کبیرہ سے ان کی روحانی قوت کو ضائع کر دیں۔

پادریوں نے سمجھ لیا تھا کہ جب مسلمان زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور ہمارا ملک آزاد ہو جائے گا۔ لہٰذا تین دن تک عیسائی عورتیں نیم برہنہ ہو کر بازاروں میں اس بری نیت سے پھرتی رہیں نیز انہوں نے مال اور قیمتی چیزیں بازاروں میں بکھیر دیں تاکہ مسلمان خیانت کی نیت سے ان کا مال اٹھا لیں اور اس طریقہ سے عورت اور مال کے ذریعے اس غالب قوم کو تباہ کر دیا جائے....

مسلمانوں کے امیر نے جب یہ نقشہ دیکھا تو تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ شہر میں داخل ہوتے وقت اور بازاروں میں پھرتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قوم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلتی رہی اور عیسائیوں کا یہ حربہ کارگر نہ ہو سکا۔

صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں عیسائی قومیں جہاں عورت اور مال کے حربوں سے تباہ نہ کر سکیں لیکن اب یہ دونوں حربے عیسائیوں کے خود کاشتہ پودے قادیانی ہم پر استعمال

باقی صفحہ ۳۰ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغ اور لٹریچر کے اثرات

تحریر: حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تبلیغی اثرات اور کامیابیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک ایسا نظام ترتیب دیا جو اپنی نوعیت کا منفرد تبلیغی نظام ہے، مجلس نے مبلغین کی ایک ایسی جماعت تیار کی جو ہر علاقے میں بلا معاوضہ دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتی ہے۔ عالمی مجلس کے قائد مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ہمیشہ ——— اپنی تقریروں میں یہ اعلان فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"اگر کسی علاقے میں قادیانی اپنے ارتدادی اور گمراہ کن نظریات کی تبلیغ کرکے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتے ہوں، تو عالمی مجلس کے دفتر کو تین پیسے کا ایک کارڈ لکھ دیں، جماعت کا مبلغ جماعت کے خرچہ پر وہاں پہنچ جائیگا" چنانچہ جب بھی کہیں سے خط آتا تو فوراً تبلیغ کے لیے وہاں مبلغ پہنچ جاتا تھا۔ اور جب تک قادیانی مبلغ وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتا تھا۔ عالمی مجلس کا مبلغ اسی علاقے میں بستی در بستی، قریہ در قریہ گھوم پھر کر تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ اس زمانے میں لٹریچر سے زیادہ تقریر اور جلسے کی زیادہ اہمیت تھی۔ اس لیے عالمی مجلس کی طرف سے مختلف علاقوں میں تبلیغی دورے رکھے جاتے اور مبلغین کرام اپنے سروں پر کتابوں کے صندوق، لاؤڈ اسپیکر اور بیٹری اٹھا کر پیدل سفر کرکے دیہاتوں میں پہنچ کر جلسے کیا کرتے تھے نہ صرف مبلغین بلکہ خود قائد مجلس حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ بھی مبلغین کے ساتھ پیدل سفر کرتے تھے۔ حضرت مولانا.. جالندھریؒ کی یہ حالت تھی کہ تھوڑا سا وقت بھی ضائع نہیں ہونے دیتے تھے ان کا واقعہ ہے کہ:۔

کسی سفر میں اسٹیشن پر ایسے وقت پہنچے کہ ریل کے آنے میں کچھ وقت تھا۔ غور کیا اس مختصر سے فارغ وقت کو کیسے کام میں لایا جائے۔ آپ چائے کے سٹال پر گئے چائے نوش کی پیسے ادا کیے اور چائے والے سے کہا، میرا نام محمد علی جالندھری ہے۔ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا نمائندہ ہوں، میرا پتہ یہ ہے اگر خدانخواستہ کسی وقت کوئی مرزائی تمہارے علاقے میں شرارت کرے تو مجھے تین پیسے کا کارڈ لکھ دینا چنانچہ سات سال بعد اس شخص کا خط آیا کہ ہمارے علاقے میں مرزائی مبلغین۔ قادیانیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔ اور انہوں نے ایک خاندان کو مرتد کرلیا ہے۔ یہ خط ملتے ہی مولانا وہاں پہنچ گئے قادیانیوں کو چیلنج کیا تو قادیانی بھاگ گئے۔ نو مرتد گھرانے کو قادیانیت کی حقیقت سمجھائی تو وہ دوبارہ مشرف باسلام ہوگیا۔ اس کے بعد قادیانیوں کو اس قصبے کا رخ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔"

(مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمی تحریک)

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور ایمان افروز واقعہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۲ یکم اکتوبر تا ۷ نومبر ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا ہے اس واقعہ سے جہاں مولانا کی تبلیغ سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں اس سے ان کی جرأت و بہادری کا بھی ثبوت ملتا ہے واقعہ یہ ہے:۔

مشہور عالم دین مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے اپنا واقعہ سنایا کہ ایک غریب نوجوان میرے پاس آیا اور کہا، مولانا ہمارے گاؤں کا بڑا زمیندار قادیانی ہے بڑا فرعون مزاج منہ پھٹ ہے، سرعام ہمارے علماء کو گالیاں دیتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں یہ مولوی لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں، کوئی میرے سامنے آکر بات کرے چونکہ وہ زور آور ہے اس لیے کوئی اس کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ وہاں آکر وعظ کریں اور حیات مسیح ثابت کریں۔ مولانا نے فرمایا میں نے اسے ایک تاریخ دے دی۔ اور کہا میں از خود تمہارے گاؤں میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا، تم ایک دن پہلے گاؤں میں منادی کردینا کہ کل دوپہر کو مولوی محمد علی جالندھری تقریر کرے گا۔ پھر میں دی ہوئی تاریخ پر دوپہر سے قبل اس کے پاس پہنچ گیا مگر مجھے دیکھتے ہی وہ نوجوان ہراساں ہوگیا اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب کام بہت خراب ہوگیا، میں منادی کررہا تھا کہ اس زمیندار نے مجھے بلا بھیجا اور دھمکی دی کہ اگر تمہارے مولوی نے یہاں تقریر کی تو تمہارا اور تمہارے مولوی، دونوں کا مار مار کر کچومر نکال دیں گے۔

مولوی صاحب! میں غریب مزارعہ ہوں اور اکیلا ہوں اس فرعون سے ڈرتے ہوئے میرا کوئی ساتھ نہ دے گا اس لئے آپ کی تقریر مناسب نہیں۔ مولانا فرماتے ہیں یہ سن کر میں ایک اندرونی کرب میں مبتلا ہوگیا۔ اور اس کی کوٹھڑی میں بیٹھ کر یہی سوچتا رہا کہ اس مشکل کو کیسے حل کیا جائے یونہی شام ہوگئی میں نے اپنے جی میں طے کیا کہ صبح خاموشی سے واپس ہوجاؤں۔ اور پھر کسی دن ملتان سے اپنے رضا کاروں کی فورس ساتھ لاکر یہاں جلسہ کروں پھر جب رات کو سوگیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سیدھا آسمان سے اتر کر میرے سامنے کھڑا ہوگیا۔ میں نے احادیث کے مطابق اس کی نشانیاں دیکھ کر پوچھا حضرت آپ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ میرے پاس کیسے تشریف لائے۔ فرمایا میں اس لئے خود آگیا کہ تم میری حیات ثابت نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو ایک سو ایک دلائل سے آپ کی حیات ثابت کرسکتا ہوں، مگر اس غریب نوجوان کا خیال آتا ہے اس پر آفت نہ آجائے۔ فرمانے لگے تم میری حیات ثابت کرو۔ انشاء اللہ کچھ نہ ہوگا۔ مولانا نے فرمایا جب میری آنکھ کھلی تو میرا سینہ عزم و طمانیت سے بھرپور تھا۔ میں نے صبح اٹھ

کر اس نوجوان سے کہا۔ اب کے بعد میں تمہارا مہمان نہیں تم میرے میزبان نہیں۔ مگر ایک مسافر سمجھ کر مجھ پر ایک احسان کر دو۔ مجھے ایک ٹین اور بجانے کے لیے ایک لکڑی لا کر دے دو میں خود گاؤں میں منادی کروں گا اور خود ظہر کے وقت تقریر کروں گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس فیصلے کو اب کوئی بدل نہیں سکتا۔

میری یہ باتیں سن کر اس نوجوان کا چہرہ مسرت و یقین سے دمک اٹھا۔ کہنے لگا۔ مولوی صاحب! میں بے غیرت نہیں، آپ کو اکیلا چھوڑ دوں۔ یہ کہہ کر وہ گیا اور گاؤں میں منادی کر دی۔ اب اسے کسی نے نہ روکا۔ دوپہر ہوئی تو میں اور وہ دونوں مقررہ جگہ پر پہنچے تو وہاں سینکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ مرزائی زمیندار اور اس کے حواری بھی مسلح موجود تھے۔ مولانا نے فرمایا میں سب حالات کو نظر انداز کرتا ہوا سیدھا اس جگہ پر پہنچ گیا۔ جہاں کھڑے ہو کر مجھے تقریر کرنی تھی۔ جب میں خطبہ پڑھنے لگا تو وہ زمیندار بلند آواز سے کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ ہمیں نیکی کی باتیں سنائیں نماز روزے کی تلقین کریں ہم شوق سے سنیں گے۔ اگر آپ نے احمدیوں کے متعلق کچھ کہا یا حیات مسیح کا مسئلہ چھیڑا تو (مسلح آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے) پھر آپ یہ دیکھ رہے ہیں، خیر نہیں گذرے گی۔ وہ یہ کہہ کر خاموش ہوا ہی تھا کہ (مولانا نے فرمایا) میرے سامنے بڑ کا ایک درخت تھا اس کے تنے کے قریب سے ایک قدآور جوان اٹھا اور للکار کر مجھ سے مخاطب ہوا مولانا آپ کو خدا کی قسم ہے جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں، یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا دیا۔ اور زبان سے اتنا کہا بہت اچھا "شکریہ"۔ پھر میں نے تقریر شروع کر دی۔ ڈیڑھ دو گھنٹے تقریر کرتا رہا۔ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہا۔ از روئے قرآن و حدیث حضرت مسیحؑ کی حیات ثابت کی۔ کسی دشمن کو جرأت نہ ہوئی کہ مجھے روکے۔ مجمع پر ایک سحر طاری تھا۔ جب میں نے تقریر ختم کی تو مجمع عقیدت کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لیے امڈ پڑا۔ مصافحہ کے لیے ہر ہاتھ بڑھ رہا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا بھئی وہ نوجوان کہاں ہے جس نے زمیندار کے جواب میں مجھے حوصلہ دیا تھا۔ وہ سب کہنے لگے ہم نے تو اسے اس گاؤں میں پہلی دفعہ دیکھا تھا ہم تو یہ سمجھے وہ آپ کا ہی ساتھی ہے۔ "مگر یہ جنا دلیر"۔ میں نے کہا وہ میرا ساتھی تو نہیں تھا پھر ہم سب خدا کی اس قدرت پر حیرت زدہ رہ گئے۔"

حضرت مولانا جالندھریؒ نے جس انداز سے تبلیغ کا نظام قائم کیا الحمدللہ آج بھی عالمی مجلس اسی پر کاربند ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص عالمی مجلس کے کسی دفتر کو اطلاع دیتا یا خط لکھتا ہے تو فوراً وہاں کسی نہ کسی مبلغ کو بھیج دیا جاتا ہے اور اس کے نتائج بھی حوصلہ افزا برآمد ہوتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

آج سے چند سال پہلے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ صاحب کے پاس شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ سے ایک وفد آیا۔ اس وفد نے مولانا کو بتایا کہ شاہ کوٹ کے نزدیک چک ہیوڑ میں ایک ٹھیکیدار قادیانی ہو گیا وہ چونکہ با اثر تھا اس کی وجہ سے ۳۰ کے قریب خاندان بھی مرتد ہو چکے ہیں خطرہ ہے کہ اگر وہاں کوئی جلسہ نہ کیا گیا اور انہیں قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ نہ کیا گیا تو وہ سارا چک ہی مرتد ہو جائے گا۔ مولانا یہ صورت حال سن کر پریشان ہو گئے پریشانی کا یہ عالم تھا کہ کافی دیر تک نیچے گردن کئے پھرتے رہے اور پھر لاہور فون کر کے مولانا اللہ وسایا صاحب کو بلوایا اور ان سے کہا کہ فوراً شاہ کوٹ پہنچو اور وہاں کے دوستوں کو لے کر چک ہیوڑ جا کر جلسہ کرو شاید تمہارے وہاں پہنچنے سے وہ لوگ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں اور اگر وہ لوگ واپس اسلام میں داخل نہ ہوئے تو کم از کم چک کے دوسرے مسلمانوں کا ایمان تو محفوظ ہو جائے گا۔ مولانا اللہ وسایا ہدایت ملتے ہی فوراً شاہ کوٹ گئے اور وہاں سے دوستوں کے ہمراہ چک مذکورہ پہنچے۔ رات کو جلسہ ہوا تین گھنٹہ تک مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان فرمایا۔ اور ساتھ ساتھ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم بھی کیا۔ الحمدللہ اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ تیس کے قریب خاندان جو قادیانیت کے جنگل میں پھنس گئے تھے اور انہوں نے ربوہ جا کر "بیعت" بھی کر لی تھی۔ دوبارہ مسلمان ہو گئے چند دنوں بعد ٹھیکیدار نے بھی اسلام قبول کر لیا۔"

یہ واقعات بطور نمونہ درج کئے گئے جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عالمی مجلس کے قائدین، مبلغین کو اطلاع ملتے ہی فوراً تبلیغ کے لیے روانہ کر دیتے اور جس کے نتائج بھی حوصلہ افزاء برآمد ہوتے

لٹریچر اور اشاعتی کام کی طرف توجہ

یوں تو لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ پہلے بھی جاری تھا لیکن اس دور میں تبلیغ اور تقریر کو زیادہ اہمیت تھی چونکہ تقریر کے ذریعے تبلیغ، نچلے اور متوسط طبقے کے لیے مفید تھی۔ اونچی سوسائٹی یا سرکاری عہدوں پر کام کرنے والے قادیانی اس سے محروم تھے۔ اس لیے عالمی مجلس نے تبلیغ کے ساتھ لٹریچر کی طرف بھرپور توجہ دینا شروع کی۔ پرانے دور میں شائع ہونے والے رسائل او کتابچوں کو دوبارہ نئے اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ نئے کتابچے ترتیب دیئے گئے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے نام سے کراچی سے ایک ہفتہ وار رسالے کا اجراء کیا گیا جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور عوام و خواص، ملازم غیر ملازم، افسر غیر افسر ملک و بیرون ملک سب جگہ یکساں مقبول ہے۔ عالمی مجلس کے بزرگ راہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے مرزائیوں کی طرف سے "کلمہ طیبہ کی توہین" کے نام سے ایک کتابچہ مرتب فرمایا جو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر کے اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا گیا۔ اس کتابچے کے علاوہ اور بھی بہت سے کتابچے (جنکی فہرست دوسرے مقام پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے) شائع کر کے تقسیم کئے گئے ہفت روزہ ختم نبوت اور تقسیم لٹریچر کے کیا اثرات برآمد ہوئے بہت

روزہ ختم نبوت کراچی میں شائع ہونے والی خبروں سے ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ خبریں رسالہ ختم نبوت کی ڈیڑھ سالہ فائل سے لی گئی ہیں۔ ڈیڑھ سال پہلے جو خبریں شائع ہوچکی ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔

بدو ملہی ضلع سیالکوٹ کے نواحی گاؤں کوٹلی تھو کے چھ گھرانوں کے ۴۳ افراد نے اسلام قبول کرلیا ان گھرانوں کے سربراہوں کے نام یہ ہیں۔ چوہدری محمد شریف سندھو، محمد رشید سندھو، محمد اسلم سندھو، محمد امین، محمد اکبر اور محمد یوسف۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد ۵ شمارہ نمبر ۳

لاہور میں ایک قادیانی لڑکی راشدہ خانم نے مرزائیت سے لاتعلقی کا اعلان کرکے اسلام قبول کیا۔ (شمارہ نمبر ۳)

چکوال کے ۴۶ خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا اخباری رپورٹ (شمارہ نمبر ۳)۔

مستانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں تین قادیانی واپڈا دفتر میں ملازم ایک قادیانی ظہیر احمد اور ان کی اہلیہ نے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ نمبر ۳۴)

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں تین قادیانی گھرانوں جن کے سربراہوں کے نام عبدالغفار جٹ وہنس سو ضلع بہوڑ چک ۱۸ گ ب، عبداللطیف جٹ اٹھوال چک ۱۸ اور اللہ رکھا گھمن ہیں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

(شمارہ نمبر ۳۴)

بھابڑہ ضلع سرگودھا کے ایک نوجوان اکبر علی ولد اصغر علی نے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ نمبر ۳۶)

محمود آباد کنری کی دو قادیانی لڑکیوں عابدہ پروین اور ساجدہ پروین دختران محمد شریف قادیانیت سے تائب ہوگئیں۔

مسماۃ طیبہ احمد دختر سعید احمد ... ام آباد نے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ نمبر ۴۰)

کراچی اسٹیل ٹاؤن میں نسیم اختر دختر غلام قادر صادقہ، مبین احمد اور سلیم احمد نے اسلام قبول کرلیا۔

(شمارہ نمبر ۴۴)

شاہ کوٹ میں ایک قادیانی نوجوان محمد اختر جو نواحی گاؤں پیوڑاں کا رہنے والا ہے نے اسلام قبول کرلیا

(شمارہ نمبر ۱۰)

رسالہ ختم نبوت پڑھنے سے میرے دل کی دنیا بدل گئی۔ ایک قادیانی کے تاثرات۔ (شمارہ نمبر ۱۲)

فیصل آباد کے نواحی چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ کلاں میں چالیس افراد نے قادیانیت سے توبہ کرلی جن خاندانوں نے توبہ کی ان کے سربراہوں کے نام یہ ہیں عبدالمجید نذیر احمد، بشیر احمد، رشید احمد، عبداللطیف، معراج دین محمد اکرم، محمد اسلم۔ (شمارہ نمبر ۱۶)

شاہ ون سندھ میں حیدرانی قوم کے چالیس افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ ان میں چند مشہور نام یہ ہیں۔ غلام حیدر خان حیدرانی، حاجی عبدالغفور خان حیدرانی، محمد شریف خان، محمد حسین خان سپرنٹنڈنٹ واپڈا، ڈاکٹر نیاز احمد خان۔ ختم نبوت ۱۰ جون ۱۹۸۶ء

پشاور میں کیپٹن ڈاکٹر جمیل الرحمٰن جو ایک بہت بڑے قادیانی کا نواسہ، دوسرے کا بھانجہ اور تیسرے کا فرزند ہے، عالمی مجلس کے جلسے کے دوران حلفیہ بیان میں قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان کیا۔ (۲۵ جون شمارہ نمبر ۴)

قصبہ روڈہ ضلع خوشاب میں ایک نوجوان غلام محمد قوم بڑانہ نے عید کے اجتماع میں قادیانیت سے توبہ کی۔

(۲۳ جولائی شمارہ نمبر ۸)

کراچی اسٹیل مل میں ایک نوجوان نعیم نصراللہ نے اسلام قبول کیا۔ (۳۰ جولائی شمارہ نمبر ۹)

اسی جگہ ایک اور نوجوان نے بھی اسلام قبول کیا

(شمارہ نمبر ۱۱)

باغ و بہار تحصیل خان پور میں ایک شخص بشیر احمد اور ایک دوسرا شخص محمد رمضان قادیانیت سے توبہ کرکے دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ (شمارہ نمبر ۱۱)

گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں عبدالمجید۔ اسکی اہلیہ اور نصیر احمد مسلمان ہوگئے (شمارہ نمبر ۱۸)

چک نمبر ۱-۹ آر نزد فقیروالی ضلع بہاولنگر میں فیض احمد ولد حسن محمد، منیر احمد ولد فیض محمد اور رشید احمد ولد فیض محمد نے اسلام قبول کیا۔ (شمارہ نمبر ۱۸)

ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ کے نزدیکی گوٹھ محمد آباد کے عبدالرشید ولد میاں شمشیر نے قادیانیت سے توبہ کی۔ (شمارہ نمبر ۱۸)

مردان کے مشہور قادیانی خاندان جس کی سربراہ مشہور لیڈی ڈاکٹر اقبال النور صاحبہ ہیں بمعہ اپنے تینوں بیٹوں قاضی افسر انور، قاضی مظفر انور، قاضی منتظر انور کے مسلمان ہوگئے۔ (شمارہ نمبر ۲۰)

قادیانی جماعت صوبہ پنجاب کے سربراہ مرزا عبدالحق کے ڈرائیور اور فرار کے وقت مرزا طاہر کے محافظ دستے کے ڈرائیور اختر حسین رانا ساہیوال ضلع سرگودھا نے اسلام قبول کیا۔ جس کا انٹرویو بھی شائع ہوا۔ (شمارہ نمبر ۲۰)

کراچی میں ایک نوجوان ریحان عالم ولد محمد اسمٰعیل ساکن کھوکھرا پار نیو کالونی دفتر ختم نبوت میں اسلام قبول کیا

(شمارہ نمبر ۲۲)

منڈی یزمان بہاولپور میں ایک قادیانی محمد اقبال نے قادیانیت سے بمعہ اہل و عیال توبہ کرلی۔ (شمارہ نمبر ۲۲)

کوٹھی ضلع دادو میں جناب محمد اکرم صاحب سائٹ ایریا نے بمعہ گھر کے آٹھ افراد کے اسلام قبول کیا۔

(شمارہ نمبر ۲۲)

الگرہ خٹک میں ایک قادیانی جناب عبدالباسط موضع بارخیل پشاور جن کا وہاں کے مشہور قادیانی خاندان سے تعلق ہے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ نمبر ۲۲)

سنجر چانگ تحصیل ٹنڈو اللہ یار سندھ میں جناب طفیل محمد ولد دین محمد نے مع اپنی اہلیہ تین بیٹوں اور چار بیٹیوں کے اسلام قبول کیا۔ (شمارہ نمبر ۲۳)

ایک قادیانی خاتون مسماۃ حمیدہ بیگم دختر چوہدری سلطان علی قوم ورک جنگل پورہ لاہور نے دفتر ختم نبوت

پہنچ کر اسلام قبول کیا۔

مردان میں مشہور قاضی خاندان کے جناب قاضی نثار احمد صاحب، ان کی اہلیہ اور صاحبزادے نے علی الاعلان اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۳۳)

رسالہ ختم نبوت کی برکت سے مظفر آباد آزاد کشمیر میں قادیانی جماعت کے امیر جناب نجیب اللہ علی نے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۳۷)

چک ۲۰ ملکوال میں ۲۰ قادیانی مسلمان ہوگئے۔ خاندان کے سرکردہ افراد کے نام یہ ہیں کیپٹن شاہ نواز صوبیدار محمد عظیم، محمد عزیز، محمد فاروق۔ (شمارہ ۳۹)

باغ وبہار تحصیل خان پور میں عبدالحمید نے بمعہ ۵ افراد خانہ کے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۴۳)

فیصل آباد کے چک ۴ ج ب سرشمیر روڈ میں ایک قادیانی خاندان کے آٹھ افراد زہرہ بی بی زوجہ غلام محمد، محمد اصغر، محمد اشرف، محمد اکرم، محمد عرفان، عشرت پروین نصرت پروین، مسرت پروین نے قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۴۴)

باغ وبہار میں ایک طالب علم رفاقت نامی نے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۴۵)

ضلع اٹک کے موضع کسراں کے معروف قادیانی اسلم کی بیوی اور چار بچوں نے قادیانیت سے توبہ کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ (شمارہ ۴۵)

ان شائع شدہ خبروں کے علاوہ بھی بہت سے قادیانی مسلمان ہوئے جن کی اطلاعات قومی اخبارات میں شائع ہوئیں یا کسی وجہ سے شائع نہیں ہوسکیں جیسے ملتان مرکزی دفتر میں واپڈا کے ایک افسر جناب نصیر احمد صاحب نے بمعہ خاندان۔ اسلام قبول کیا اب وہ اسلام اور ختم نبوت کے سپاہی ہیں۔ الغرض یہ عالمی مجلس کی تبلیغی خدمات ہفت روزہ ختم نبوت اور لٹریچر کے اثرات ہیں جو اندرون ملک ظاہر ہوئے اب بیرون ملک اثرات کی مختصر جھلک ملاحظہ فرمائیے:

بیرون ملک کامیابیاں

سینکڑوں قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا

بنگلہ دیش۔ بنگلہ دیش جب مشرقی پاکستان تھا اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کا تبلیغی کام انتہائی منصوبہ بندی کے ساتھ ہوتا رہا۔ متعدد مقامات پر دفاتر قائم ہوئے تھے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے بڑے بڑے شہروں کے دورے کرکے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ بڑی بڑی کانفرنسوں سے خطابات اور تربیتی کنونشن کے علاوہ جماعت کے نظم ونسق کی طرف بھرپور توجہ دی گئی وہاں پر جماعت کے باضابطہ مبلغین کا تقرر کیا۔ جنہوں نے بھرپور کام کیا۔ جن میں مولانا محمد ہارون اسلام آبادی جو آج کل ابوظہبی میں رہائش پذیر ہیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر جناب مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا مشرقی پاکستان میں جماعت کے روح رواں تھے۔ بنگلہ دیش بن جانے کے بعد ۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو وہاں دوبارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت مولانا قاضی معتصم باللہ امیر، جناب مولانا نور حسین صاحب ناظم اعلیٰ اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حافظ جی حضورؒ سرپرست قرار پائے۔ مختصر عرصہ میں ۵۰ کانفرنسیں۔۔۔ ۵ مساجد میں درس قرآن ہوئے دس ہزار پمفلٹ اور پانچ ہزار پوسٹر تقسیم کئے گئے۔

(ختم نبوت جلد ۲ شمارہ ۱)

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے ہر شعبان میں رد قادیانیت کا رد ہوتا ہے۔ عالمی مجلس کے مشہور راہنما اور مناظر حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب مدظلہ اس کورس میں رد قادیانیت پر لیکچر دیتے ہیں چنانچہ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے جامعہ مذکور کے فضلاء کرام جو حال ہی میں پاکستان سے دینی تعلیم کی تکمیل اور رد قادیانیت کے کورس کے بعد وطن واپس گئے تو انہوں نے وہاں جاکر قادیانیت کے خلاف زبردست جہاد شروع کردیا وہاں سے آمدہ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش کی بھارت سے ملحقہ شرقی سرحد "اگرتلا" سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر "آکھاڑو" میں قادیانی مراکز مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے وہاں چھ قادیانی مراکز پر مسلمانوں نے قبضہ کیا جن میں بھادوگر، گھاٹو، موڑائیل کلیشر، کانمک پاڑہ، برہمن باڑیہ شامل ہیں۔ ۳۸ قادیانی مسلمان ہوئے جبکہ ۲۰ جون ۱۹۸۷ء سے ۱۰ اگست ۱۹۸۷ء تک دو ماہ کے قلیل عرصہ میں قادیانیت سے تائب ہونے والے کی تعداد ۱۲۷ ہوگئی ہے۔ ان تمام مقامات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم ہیں۔ ہفت وار انٹرنیشنل ختم نبوت کراچی سے مسلسل پہنچ رہا ہے اور دفتر مرکزیہ ملتان سے لٹریچر بھجوایا جارہا ہے۔ وہاں پر طلباء کی جماعتیں بھی بن گئی ہیں۔ اور کام کی رفتار روز بروز ترقی پر ہے۔

ضلع سنام گنج سے آمدہ رپورٹ کے مطابق شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی سربراہی میں کام شروع ہے اور لوگ قادیانیت سے تائب ہورہے ہیں۔

چاٹگام رئیس الجامعہ الاسلامیہ نے اپنے مکتوب کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ انشاء اللہ بنگلہ دیش میں قادیانیت جلد ہی اپنے انجام کو پہنچنے والی ہے۔

برما میں قادیانیت کا جنازہ نکل گیا

(۵۰۰) قادیانیوں کا قبول اسلام

اللہ رب العزت کا فضل ہے کہ قادیانیت کا برما میں جنازہ نکل گیا ہے۔۔۔ ۵۰۰ قادیانیوں نے مفتی اعظم برما مولانا مفتی محمود کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس سے بقیہ

قادیانی شدید مایوسی کا شکار ہیں۔ جمعیۃ علماء برما شب و روز قادیانیت کے خلاف مصروف عمل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھرپور طور پر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ رنگون قادیانیت سے بالکل پاک ہو گیا ہے۔ خدا کی مہربانی سے یہاں کے علماء کرام بہر طور رد قادیانیت کے سلسلہ میں بے باک واقع ہوئے ہیں۔

بینن افریقہ

سے قادیانیوں کو دیس نکالا دے دیا گیا۔ عوامی جمہوریہ بینن کی وزارت داخلہ نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے قرارداد منظور کی۔ اور تمام ملکوں کو اس پر عملدرآمد کا حکم دیا ہے۔ حکومت کی اس کارروائی سے تمام قادیانی مراکز بند ہو گئے ہیں۔ بینن کے شہر پورٹونوو میں قادیانی مراکز بند ہوتے ہی مسلمانوں نے بھرپور خوشی کا اظہار کیا اس فیصلہ کے پیچھے بینن کے مسلمانوں اور علماء کی کوششوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر جو یہاں پر پہنچا اس نے قادیانیت کو سمجھنے میں بہت مدد دی۔ اس سے قادیانیت کی حقیقت آشکارا ہو گئی۔

ریڈیو، ٹی وی پر قادیانیت کی تردید کا کام ہوا اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس فتنہ سے ملک کو نجات دلائی۔

مالدیپ اخبار المسلمون لندن کی رپورٹ کے مطابق مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم کو جب علم ہوا کہ ایک قادیانی مبلغ مسلمانوں میں اپنے مذموم عقائد کا زہر گھول رہا ہے تو انہوں نے فوری طور پر اس قادیانی مبلغ کو مالدیپ سے نکال دینے کا حکم دے دیا۔

سورینام امریکہ کی ریاست سورینام میں مجاہد ختم نبوت محمد یار کی شبانہ روز مخلصانہ جدوجہد سے آٹھ سو قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ محمد یار سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلسل رابطہ اور لٹریچر کی ترسیل و تقسیم سے قدرت نے بفضل و کرم فرمایا کہ قادیانیت کے دام تزویر سے وہاں

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانی افسروں پر بے جا نوازشات کیوں

انتہائی باوثوق ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ یہ بات وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف اور دیگر متعلقہ افسروں کے علم میں لائی جا رہی ہے کہ صوبہ پنجاب میں قادیانی افسران پر جو کرم نوازشات کی جا رہی ہیں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس معاملے کے بعض پہلو یقیناً ایسے ہیں جن کا خود وزیر اعلیٰ پنجاب بھی سخت نوٹس لینے پر مجبور ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں حقائق سے باخبر رکھنے کی ذمہ داری درست طریقے سے نہیں نبھائی جا رہی ہے اطلاعات منظر ہیں کہ قادیانی مذہب کے پیروکاروں کا یہ معروف طریقہ کار ہے کہ وہ جارحانہ تبلیغ کے ذریعے اپنے مذہب کو پھیلانے اور مسلم معاشرے کو شکست و ریخت کا شکار بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں سرکاری ملازمتوں میں ان کی متعصبانہ جتھہ بازی بھی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۹۷۴ء میں جب ایک تاریخ ساز تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو آئینی طور پر ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تو اس کے بعد سے اس گروہ کے افراد پاکستان قائد اعظم اور صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے بارے میں جو زبان بھی محفلوں میں استعمال کرتے ہیں وہ ایک غیرت مند مسلمان اور محب وطن پاکستانی کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے تاہم انہوں نے اپنے طریقۂ واردات کو اور زیادہ پرفریب بنا دیا ہے اس لیے ضرورت ہے کہ ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔

محکمہ امداد باہمی پنجاب میں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو کی ایک اہم اور کلیدی پوسٹ بھی جا سکتی ہے یہ گریڈ نمبر ۱۸ کی پوسٹ ہے اور ایسی کل ۱۶ اسامیاں ہیں ان میں سے ۸ ڈویژنل سطح پر ہیں یعنی ہر ڈویژن میں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب کے دفتر میں۔ اور ایک ایک کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کوآپریٹو ایگریکلچرل ڈ۔ فیصل ملتان اور سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں ہے ان ۱۶ میں سے ۲ اسامیوں پر قادیانی افسر فائز ہیں (جون ۸۷ء تک ان کی تعداد تین تھی لیکن ایک قادیانی کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ تعداد ۲ رہ گئی ہے) جو کل آبادی میں ان کے تناسب سے کئی گنا زیادہ ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس محکمہ میں قادیانیوں پر بہت نوازشیں ہوتی ہیں اور انہیں عملاً مسلمان افسروں پر بالادستی حاصل ہے ان کے تبادلے ان کی مرضی کے ہوتے ہیں انہیں ہر قسم کی رعایات ملتی ہیں اور جو مسلمان افسران کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہوتا اسے دور دراز مقامات پر بھیج دیا جاتا ہے اس کی وجوہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بڑے سے بڑا قادیانی افسران کی پشت پر ہوتا ہے اور ان کے لیے اعلیٰ افسران سے سفارش کرتا ہے جو رواداد اعلیٰ افسر کبھی مسترد نہیں کرتے۔

۲۔ انہوں نے بعض ایسے ٹھکانوں اور پوسٹوں پر مستقلاً قبضہ کر رکھا ہے جہاں سے انہیں بڑے بڑے لوگوں اور افسروں سے روابط بڑھانے کا موقع ملے۔

۳۔ یہودیوں اور ہندوؤں کی مانند ان کا ایک ہتھکنڈہ یہ بھی ہے کہ افسر مجاز کی کمزوری معلوم کر کے اس پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ خدمات، خوشامد، عیش و عشرت اور روپیہ پیسہ غرض ہر چیز فراہم کرنے پر آمادہ ہیں یوں یہ افسران اعلیٰ کو اپنی مٹھی میں لے کر اپنا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔

ذیل میں محکمہ امداد باہمی پنجاب میں قادیانی افسروں پر کی جانے والی نوازشوں کی ایک ہلکی سی جھلک پیش کی جاتی ہے شاید ارباب اقتدار اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور قادیانیوں کی ناجائز امداد کا سلسلہ بند کر دیں کہ یہ ان کا قومی

اور ملی فریضہ بھی ہے اور موجودہ حکومت سے وفاداری اور اخلاص کا تقاضہ بھی۔

۱۔ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے واضح احکامات ہیں کہ کوئی افسر ۳ سال سے زائد عرصہ لاہور میں تعینات نہیں رہ سکتا (ملاحظہ ہوں ایس اینڈ جی اے ڈی لیٹرز نمبری SOXII 8-115 SAGAD مورخہ ۲/۱/۷۶ مورخہ ۸/۱/۷۶ مورخہ ۱۳/۱۲/۷۶ مورخہ ۱۷/۱۰/۷۶ وغیرہ)

نام ملک عبدالرحمٰن عہدہ، ڈپٹی رجسٹرار / انڈر سیکرٹری لاہور میں تعیناتی کی تاریخ۔

۱۹۷۵ء/۲۲/۷ (از ابتدائے ملازمت)

نام چوہدری منیر مسعود عہدہ اسسٹنٹ رجسٹرار ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹوز لاہور میں تعیناتی کی تاریخ اپریل ۱۹۷۷ء

نام مس تسلیم عبداللہ بٹ عہدہ اسسٹنٹ رجسٹرار / ڈپٹی رجسٹرار، لاہور میں تعیناتی کی تاریخ ۲۲/۱/۷۶ء، جولائی ۸۷ء میں ریٹائر ہوئی۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ قادیانی افسر اس قاعدہ یا حکم سے مستثنیٰ ہیں اگر ایسا نہیں تو انہیں دس دس اور بارہ بارہ سال سے مسلسل لاہور میں کیوں رکھا گیا ہے۔

۲۔ سول سروس رولز کے رول نمبر ۳۰ میں سرکاری ملازمت میں داخلے کی عمر زیادہ سے زیادہ حد ۲۵ سال رکھی گئی ہے لیکن ایک قادیانی افسر ملک عبدالرحمٰن کو بطور ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ۱۸/۷/۷۵ کو سرکاری ملازمت میں لیا گیا جب کہ اس کی عمر ۴۱ سال ہو چکی تھی۔ اسی طرح مس تسلیم عبداللہ بٹ کو ۲۲/۱/۷۶ کو اسسٹنٹ (بطور) رجسٹرار بھرتی کیا گیا تب اس کی عمر ۴۰ سال کے قریب تھی۔

۳۔ کوآپریٹو سروس (کلاس I) رولز ۱۹۶۳ء کے رول نمبر ۵ میں بھرتی کا طریق کار دیا گیا ہے جو یوں ہے۔

الف۔ ۲۰ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی اسامیوں پر سی ایس پی یا پی سی ایس یا دوسری کلاس I سروسز کے لوگ عارضیتاً یعنی DEPUTATION پر لگائے جا سکتے ہیں۔

(ب) بقیہ تمام اسامیاں بذریعہ ترقی محکمانہ افسران سے پر کی جاویں گی۔

مذکورہ قادیانی افسر یعنی ملک عبدالرحمٰن کو ۱۹۷۵ء میں اس قانون یا قاعدہ کے علی الرغم بطور ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بھرتی کیا گیا حالانکہ وہ نہ سی ایس پی تھا نہ پی سی ایس نہ ہی حکومت پنجاب کے تحت کسی اور کلاس I اسامی کا حامل تھا۔ نیز اس کی تعیناتی عارضیتاً یعنی DEPUTATION پر نہ ہوئی بلکہ مستقل طور پر کی گئی۔ سرکاری ملازمین (بھرتی اور شرائط ملازمت) کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء کے رول نمبر ۳ میں مذکور ہے کہ کسی بھی اسامی پر تعیناتی یا تو بذریعہ ترقی ہو سکتی ہے یا تبادلہ کے ذریعہ اور یا پھر براہ راست بھرتی کے ذریعہ ملک عبدالرحمٰن کی تعیناتی اس قاعدہ کے بھی سراسر خلاف ہے کیونکہ وہ تعیناتی کے وقت نہ تو کسی اور سرکاری ملازمت میں تھا کہ اس کا تبادلہ محکمہ امداد باہمی میں ہو سکتا اور نہ ہی اسے براہ راست بھرتی کیا گیا بلکہ اس کے احکامات تعیناتی کی رو سے اس کی ABSORPTION ہوئی ہے حالانکہ اس کی قانون میں گنجائش نہ ہے وہ ایک نیم سرکاری ادارہ کا ملازم تھا جو آج بھی قائم ہے لطف کی بات یہ ہے کہ اس ادارہ کی اسامی پر بھی اسی کا قبضہ ہے یعنی اس ABSORPTION کا کوئی موقع محل یا جواز نہ تھا اور نہ ہی اس کی ABSORPTION ہوئی ہے۔

۴۔ سرکاری ملازمین کی تعیناتی اور شرائط ملازمت کے قواعد کی رو سے گریڈ ۱۷ یا اس سے اوپر کی اسامیوں کیلئے بھرتی پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر ہو سکتی ہے (حوالہ قاعدہ ۶) ملک عبدالرحمٰن کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن سے رجوع کئے بغیر کی گئی۔

۵۔ چونکہ متذکرہ بالا امور افسران کے نوٹس میں تھے لیکن وہ بہر حال اس قادیانی پر نوازش کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ لہذا طریقہ کار یہ اپنایا گیا کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اس کی بھرتی یا ABSORPTION کی منظوری لی گئی اور تمام متعلقہ قواعد کو نرم یا ختم کر دیا گیا (ملاحظہ ہو

ختم نبوت زندہ باد
طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷-تا-۱۲ ۵-تا-۸ موسم سرما ۹-تا-۲ ۵-تا-۷
غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

محکمہ کوآپریٹوز حکومت پنجاب کے احکام نمبری ۴/۸/۷۴-۷ (III) SOC مورخہ ۱۹۷۵/۶/۱۸)

۶۔ سرکاری ملازمین کی بھرتی اور شرائط ملازمت کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء میں رولز کی نرمی یا RELAXATION کی بابت یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کسی رول کو RELAX کر سکتی ہے لیکن اس کے لیے اسے خاص وجوہات کو ضبط تحریر لانا ہوگا۔ لیکن ایسی کوئی وجوہ درج نہیں کی گئی حتیٰ کہ یہ بھی نہیں سمجھا گیا کہ کس کس رول سے اس تعیناتی کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے یا۔۔ RELAXATION کس حد تک کی گئی ہے مختلف رولز کی RELAXATION بیک جنبش قلم خود اس رول کے خلاف جس کے تحت رولز کو RELAX کیا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کے درمیان اس وقت گاڑھی چھنتی تھی اور اسی بنا پر ایسے غیر معمولی احکامات جاری ہوئے وزیر اعلیٰ لاکھ با اختیار ہوں لیکن قانون کی حاکمیت بھی کوئی چیز ہے بھٹو صاحب نے اگر LATERAL ENTRY کا طریقہ ایجاد کیا تھا تو اس کے لیے قانونی بنیاد بھی فراہم کی تھی محض RELAXATION کا سہارا تو انہوں نے بھی لیا نہ تھا۔

۷) وزیر اعلیٰ کے لیے جو SUMMARY تیار کی گئی وہ بھی سیکرٹری کوآپریٹوز کی تیار کردہ نہ تھی بلکہ وہ اس وقت کے ڈپٹی سیکرٹری نے تیار کی اور سیکرٹری کی بجائے انہوں نے یہ لکھتے ہوئے دستخط کیے کہ سیکرٹری راولپنڈی دورہ پر ہیں اگر یہ معمول کا کوئی کیس ہوتا تو لازمی طور پر سیکرٹری صاحب کا انتظار کیا جاتا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ایک سیاسی جانبداری کا کیس تھا اور اس کا اشارہ اوپر سے ہوا تھا۔

۸) وزیر اعلیٰ نے جس تجویز کی منظوری دی اس میں واضح طور پر درج ہے کہ ملک عبدالرحمٰن کو باقاعدہ تربیت لینا ہوگی (حوالہ۔ وزیر اعلیٰ کے سیکرٹری کا نوٹ مورخہ ۱۹۷۵/۷/۱۰ بر صفحہ نمبر ۵ فائل نمبری ۴/۸/۷۴-۷ (SO(E) لیکن ۱۹۸۸ء/ ۱۰ اگر ملک عبدالرحمٰن مذکورہ کو جو شرائط پیش کی گئیں ان میں ٹریننگ کا ذکر غائب ہے حوالہ چھٹی نمبری ۴/۸/۷۴-۷ (III) SOC مورخہ ۱۹۷۵/۷/۱۸

ایسا ہونا اس قادیانی افسر کی سازش کا منہ بولتا ثبوت ہے بہرحال اس نے آج تک کوئی تربیت نہیں لی۔

۹۔ متعلقہ سروس رولز کی رو سے کوآپریٹو سروس کلاس I میں کسی شخص کو مستقل یا کنفرم نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ والیسی ٹریننگ نہ لے جو گورنمنٹ نے اس کے لیے مقرر کی ہو (ملاحظہ ہو کوآپریٹو سروس کلاس I رولز ۱۹۷۳ء کا رول نمبر ۷ (۳))

ملک عبدالرحمٰن نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے مقررشدہ ٹریننگ مکمل نہیں کی۔ اس کے باوجود اسے ملازمت میں مستقل کر دیا گیا (ملاحظہ ہوں حکومت پنجاب محکمہ کوآپریٹوز کے احکام نمبری ۸/۷۰-۸/۷۰ SO(E) مورخہ ۸۱/۱/۳۱)

ع خامہ انگشت بدنداں ہے اُسے کیا لکھیے

۱۰۔ ملک عبدالرحمٰن کی ٹریننگ کیونکر "ختم" ہوئی اس کا قصہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں حکومت نے ایک چٹھی مورخہ ۱۹۷۵/۱۱/۱۰ کو براہ راست پرنسپل کوآپریٹو ٹریننگ کالج کو ارسال کی کہ ملک عبدالرحمٰن کے لیے ٹریننگ پروگرام وضع کر کے ایک ہفتہ کے اندر ارسال کیا جائے جب وہ پروگرام بھیجا گیا تو زیر نمبری ۴/۸/۷۴-۷ (III) SOC مورخہ ۱۹۷۵/۱۲/۱۰ پرنسپل کو مطلع کیا گیا کہ ملک عبدالرحمٰن کے لیے صرف چار ماہ کی ٹریننگ کا بندوبست کیا جائے حالانکہ اسسٹنٹ رجسٹرار کے لیے دو سال کی تربیت لازمی ہے اس پر پھر رجسٹرار کوآپریٹوز نے لکھا کہ میرے خیال میں مذکور کو سات ماہ کی ٹریننگ کلاس کرنی چاہیے کیونکہ چار ماہ کی ٹریننگ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ تاہم اگر حکومت چار ماہ کی ٹریننگ کا فیصلہ برقرار رکھتی ہے تو پرنسپل اس کے لیے ایک علیحدہ ٹریننگ پروگرام مرتب کریں گے رجسٹرار کی اس چٹھی کا جواب یہ دیا گیا کہ معاملہ وزیر خوراک امداد باہمی کو پیش کیا گیا جنہوں نے ٹریننگ کو غیر ضروری قرار دیا ہے لہٰذا ملک عبدالرحمٰن کو سات ماہ کی ٹریننگ سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قادیانی افسر کو ہر معاملہ میں استثناء ہی کیوں حاصل ہو جاتا ہے پھر سوال یہ بھی ہے کہ کیا وہ ٹریننگ جو وزیر اعلیٰ نے اس کی بھرتی کے وقت منظور کی تھی وہ ایک وزیر کے حکم سے ختم ہو سکتی تھی ظاہر ہے اس کا جواب نفی میں ہے حکومت کے مراسلہ نمبری ۱۹۷۵/۴/۱ (III) S&GAD SCR مورخہ ۱۹۷۷/۲۲/۱۲ سے بھی اس کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔

۱۱۔ جس وقت ملک عبدالرحمٰن قادیانی کو محکمہ امداد باہمی میں ٹھونسا گیا اس وقت درج ذیل افراد پہلے سے بطور ڈپٹی رجسٹرار کام کر رہے تھے جنہیں مذکور قادیانی افسر سے مختلف حیلے بہانوں سے جونیئر بنا دیا گیا۔

۱۔ رشید احمد ہاشمی
۲۔ ملک نیک محمد، دپال
۳۔ میاں ظہور الحق۔
۴۔ سید نصیر الحسن شاہ
۵۔ چوہدری اقبال محمد خان

معاملہ اگر صرف مذکورہ قادیانی کو محکمہ امداد باہمی میں کھپانے کا ہوتا تو اسے بطور اسسٹنٹ رجسٹرار بھی لیا جا سکتا تھا کہ اس کیڈر میں ۵۰ فی صد اسامیاں براہ راست بھرتی اور بقیہ ۵۰ فیصد بذریعہ ترقی پر کی جاتی ہیں اگر اسے ڈپٹی رجسٹرار ہی لگا تھا تو کم از کم اسے مذکورہ بالا افسران کے نیچے تو اسے آنا ہی چاہیے تھا لیکن وہاں تو سوچ ہی اس سے بھی آگے بڑھنے کی تھی اور جائز و ناجائز اثر و رسوخ بطور قادیانی تھا ہی۔ لہٰذا کیا یہ گیا کہ اسے ایک مستقل اسامی پر لیا گیا حالانکہ اس کا تو ہرگز کوئی جواز نہ تھا کیونکہ مستقل تو سینارٹی کے لحاظ سے ہوتی ہے لیکن لائن میں کون لگے اور کیوں لگے؟ پھر ان سب کی ٹانگیں کھینچی گئیں کیونکہ قادیانیوں میں یہ فن بھی درجہ کمال کی حد تک موجود ہوتا ہے اور پھر ان سب سے سینئر بن گیا۔ اور اب بطور جائنٹ رجسٹرار ترقی کے خواب دن کے وقت بھی دیکھ رہا ہے دھاندلی کی بھی

کوئی انتہا ہوتی ہے۔

۱۲۔ ۱۹۶۲ء میں کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام سے ایک ادارہ قانون کے تحت وجود میں لایا گیا جس میں کچھ لوگ محکمہ امداد باہمی سے عارضیاً لیے گئے اور کچھ لوگوں کو براہ راست اس میں بھرتی کیا گیا ۱۹۶۶ء کے آخر میں اس بورڈ کو توڑنا پڑا کیونکہ یہ تجربہ کامیاب ثابت نہ ہو سکا ملک عبدالرحمٰن کو بورڈ کے زمانہ میں لایا گیا بورڈ کے ٹوٹنے پر باقی لوگ جو براہ راست لیے گئے تھے فارغ کر دیئے گئے ماسوائے دو قادیانیوں کے ایک یہی ملک عبدالرحمٰن اور دوسرے نسیم عبداللہ بٹ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

بہرحال کوآپریٹو بورڈ (تحلیل) ایکٹ ۱۹۶۶ء کی دفعہ ۷ کے تحت ایک کوآپریٹو ڈیولپمنٹ فنڈ قائم کیا گیا جسے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۴ کے تحت مقرر ہونے والے ایڈمنسٹریٹر نے استعمال کرنا تھا مذکورہ فنڈ لاکھوں روپے کا تھا اس کا ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری کوآپریٹوز کو بنایا گیا ملک عبدالرحمٰن کو اس فنڈ میں بطور ڈائریکٹر لے لیا گیا یوں ملک عبدالرحمٰن کو سیکرٹری کوآپریٹوز کا قرب حاصل کرنے کا موقع ملا۔ چونکہ قادیانیوں کو اپنے افسروں کو شیشے میں اتارنے کا فن آتا ہے لہٰذا معاملہ آگے چل پڑا اور چلتا ہی چلا گیا بورڈ تو صرف چار سال کے قریب رہا لیکن اس کے ٹوٹنے کے بعد ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ اور کوآپریٹو ڈیولپمنٹ فنڈ ۲۱ سال سے قائم و دائم ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں ملک عبدالرحمٰن کو محکمہ میں ڈپٹی رجسٹرار تو اس بناء پر لیا گیا کہ مذکورہ فنڈ کے ختم ہونے پر ملک عبدالرحمٰن بے کار ہو جائے گا۔ لیکن ساڑھے بارہ سال ہو چکے ہیں فنڈ قائم ہے ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لیتا کہ اس سے کئی مفادات وابستہ ہیں۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈائریکٹر فنڈ و پراجیکٹس کا عہدہ ہمیشہ سے ملک عبدالرحمٰن کے پاس ہی ہے اور موجودہ حالات میں اس کی ریٹائرمنٹ تک اس کے پاس ہی رہے گا جو ۱۹۹۴ء کے اوائل میں ہوگی اور اس وقت کے لیے بھی جانے کیا کیا منصوبے ترتیب دیئے جا چکے ہوں۔ ملازمت میں توسیع بھی مل سکتی ہے لیکن ملازمت فنڈ کی کیا بڑی بات ہے یہ الگ بات کہ

سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

۱۳۔ ۱۹۷۷ء میں مارشل لاء لگنے کے بعد مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب کے جاری کردہ ایک حکم یا ضابطے کے تحت ملک عبدالرحمٰن کی تعیناتی کے معاملہ پر بھی نظرثانی ہوئی جس کے نتیجہ میں ملک عبدالرحمٰن کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا (حوالہ نمبر ۴/۷-۸ - ۷ SOC III مورخہ ۱۴-۹-۷۷) تاہم اسے بطور ڈائریکٹر پراجیکٹس بحال کیا گیا (حوالہ احکام مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب زون اے مرقومہ ۶-۹-۷۸ در کیس نمبر ۳۴۲/ E ا / C ۷ / ۸۰۵) اس فیصلہ کو ملک عبدالرحمٰن نے دل سے قبول نہ کیا۔ اور بالآخر اس نے پنجاب سول سروس ٹریبونل کے پاس اپیل کی جس کا نمبر ۳/۱۴۱ سال ۱۹۷۹ء تھا۔ وہاں حکومت کی طرف سے اس کیس کی پیروی نہ کی گئی۔ ٹریبونل کے الفاظ میں۔

اپیل کے دوران محکمہ نے اس کیس پر نظرثانی کی اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اپیلانٹ کا کیس خاص نوعیت کا تھا اور وہ مطلوبہ قابلیت و تجربہ رکھتا تھا۔ اس کی تعیناتی کی نوعیت سیاسی نہ تھی... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ کو آخر کار اس کی ABSORPTION پر اس کی بحالی پہ کوئی اعتراض نہ ہے لیکن مجاز افسر نے محض اس لیے از خود احکام جاری نہیں کئے کہ معاملہ اس ٹریبونل کے سامنے زیر سماعت ہے؟

ایسی صورت میں ٹریبونل کا فیصلہ اس کی بحالی کے سوا کیا ہو سکتا تھا؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسے بحال کر دیا گیا (حوالہ ٹریبونل کا کیس مذکورہ میں دیا گیا فیصلہ اور حکومت پنجاب کے احکامات نمبری ۴/۷-۸ - ۷ SOC III مورخہ ۱۹۷۹-۱۰-۱۷-۱۴)۔ اب ایک اور قادیانی افسر چوہدری منیر مسعود کا معاملہ دیکھئے۔ اس پر چونکہ نوازشیں ہی کی بیجا ہوئی ہیں ان کے ذکر سے پہلے یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری منیر مسعود رشتہ میں ملک عبدالرحمان کا بھانجا ہے اور اسی کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔

۱۵۔ چوہدری منیر مسعود دس دیگر افراد کے ہمراہ جون ۱۹۶۹ء میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بھرتی ہوا۔ پبلک سروس کمیشن کے دیئے گئے میرٹ کے لحاظ سے وہ ان لوگوں میں کافی جونیئر بنا۔ اور اسے ایک عارضی پوسٹ کے خلاف بھرتی کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ان اسسٹنٹ رجسٹراروں سے بھی جونیئر ہوا جو اس وقت پہلے سے بطور اسسٹنٹ رجسٹرار کام کر رہے تھے جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

(الف) قریشی محمد اسلام (ب) خورشید اعظم زاہدی
(ج) سعداللہ مفتی (د) چوہدری محمد علی
(ھ) شیخ محمد اکرم (و) چوہدری محمد اسلم

(حوالہ کوآپریٹو سروس کلاس II کا ردول نمبر ۱۹ (۲۱۹)

بعدازاں دو سینئر اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ کو چھوڑ گئے ان لوگوں کو مستقل آسامیوں پر لیا گیا تھا۔ ان خالی آسامیوں کو سینیارٹی کے لحاظ سے پر کیا جانا چاہیے تھا لیکن چوہدری منیر مسعود کی درخواست پر دوسرے متاثرین کو لیفٹ کئے بغیر مسعود اور ایک دوسرے شخص کو مستقل اسامیوں پر آؤٹ آف ٹرن کر دیا گیا (حوالہ احکام رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب نمبری ۸۹-۸/۲۲۷۸ - RCS/EA-۱/۹/۹ مورخہ ۱۹۷۱-۲-۱۲

(۱۶) جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ چوہدری منیر مسعود جون ۱۹۶۹ء میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار لاہور تعینات ہوا اس سے قبل وہ کئی برس تک اپنے ہوم ڈسٹرکٹ یعنی ساہیوال میں تعینات رہا ۱۹۷۷ء سے لے کر آج تک وہ بدستور لاہور میں تعینات ہے۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۹ء تک بطور اسسٹنٹ رجسٹرار افسر ۱۹۷۹ء سے اوائل ۸۰ء تک بطور سرکل رجسٹرار اوائل ۸۰ء سے ۸۱ء کے وسط تک ۹ ماہ کے لیے ڈیپوٹیشن پر جولائی ۱۹۸۲ء سے اب تک بطور ڈپٹی رجسٹرار اس کا مسلسل لاہور میں رہنا سراسر حکومت کی اپنی پالیسی کے خلاف ہے۔

۱۷۔ جنوری ۱۹۸۷ء سے چوہدری منیر مسعود کو ڈپٹی رجسٹرار لاہور ڈویژن تعینات کیا گیا یہ ایک اہم اور کلیدی

پوسٹ ہے جس پر ایک قادیانی کی تعیناتی مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث ہے خصوصاً اس لیے کہ وہ بڑے دھڑے کے ساتھ قادیانی مذہب کے پیروکاروں کی سرپرستی کرتا ہے اور دینی ذہن رکھنے والے مسلمانوں ماتحتوں کو ناروا طور پر تنگ کرتا ہے۔ ۱۹۷۸ء میں پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام سے ایک انجمن لاہور میں بنائی گئی۔ چوہدری منیر مسعود اس وقت اسسٹنٹ رجسٹرار لاہور تھا۔ تب سے اب تک وہ اس انجمن کا اعزازی سیکرٹری ہے۔ اس انجمن کے تمام قابل ذکر ملازمین قادیانی ہیں حسب ذیل ریٹائرڈ قادیانی ملازمین اس انجمن میں کھپائے گئے ہیں۔

نام		عہدہ
محمد بشیر بھلی	ریٹائرڈ اسسٹنٹ رجسٹرار	منیجر
ملک ثناء اللہ	ریٹائرڈ اسسٹنٹ	اکاؤنٹینٹ

اس انجمن کے چیئرمین ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب بر بنائے عہدہ ہیں چوہدری منیر مسعود نے بطور سیکرٹری موصوف کا قرب حاصل کیا۔ اور بہت سے بااثر افراد اور اعلیٰ افسران سے تعلقات استوار کر لیے۔ ان لوگوں نے مذکورہ انجمن میں پلاٹ بھی حاصل کئے۔

عام طور پر ایسی انجمنوں میں سیکرٹری بھی یا تو بلحاظ عہدہ ہوتے ہیں اور یا پھر ہمہ وقتی اور تنخواہ دار لیکن چوہدری منیر مسعود اس "سونے کی چڑیا" کا خود مالک بننا چاہتا تھا۔ لہٰذا وہ ذاتی حیثیت میں اس کا سیکرٹری بنا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ انجمن کے بائیلاز میں آنریری سیکرٹری کا عہدہ موجود ہے اس کے اختیارات بھی مذکورہ ہیں لیکن اس کی تعینات اور علیحدگی کا کوئی طریقہ درج نہیں کیا گیا۔ گویا یہ عہدہ چوہدری منیر مسعود کو خدا کی طرف سے ملا ہوا ہے۔

۱۹۔ ۱۹۷۵ء میں چوہدری منیر مسعود کا ایک بھائی قتل کیس میں ملوث ہو گیا مذکورہ کو اس کیس کے سلسلے میں آزادانہ بھاگ دوڑ کرنے کا موقع فراہم کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا سرکاری ملازمین کی تعیناتی اور شرائط ملازمت کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء کو نرم کرتے ہوئے۔ اسے مذکورہ انجمن میں ڈیپوٹیشن پر بھیج دیا گیا۔ اور وہاں سے تنخواہ وصول کرتا رہا۔ اس زمانہ میں کسی کو انجمن کا آنریری سیکرٹری نہ لگایا گیا۔ کیونکہ یہ Private RIGTS کی پامالی کے مترادف ہوتا۔

۲۰۔ ایک اور قادیانی رشید احمد ہاشمی بھی مارچ ۱۹۸۶ء میں ڈپٹی رجسٹرار کے عہدہ سے ریٹائر ہوا۔ انتہائی باوثوق کے مطابق ملک سلیم اقبال وزیر امداد باہمی نے اس کی مدت ملازمت میں توسیع کے لیے ایک نوٹ لکھا۔ لیکن وزیر اعلیٰ کی منظوری حاصل نہ ہو سکی۔

(حوالہ حکومت پنجاب کی چٹھی نمبری II ۶۶/۵۲-۱ (E) SOC مورخہ ۲۳-۸-۸۶)

۲۱۔ پھر ۸۶-۵-۱ سے اسے پنجاب ڈویلپمنٹ کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ میں پانچ سال کے لیے کوآپریٹو ایڈوائزر کے طور پر -/۶۰۰۰ روپے ماہوار پر ملازم رکھوا دیا گیا۔ جو قادیانی اثر و رسوخ کی بدولت ہوا۔

(حوالہ چٹھی نمبری EST/۳۳/۲/PDCC مورخہ ۱۵-۵-۸۶) اس کے بعد اس کے مشاہرہ میں بالقدر -/۲۰۰ روپے

عقیدہ ختم نبوت اور مولانا مونگیروی رحمہ اللہ

■ منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا مونگیروی اپنی ساری صلاحیتوں کے ساتھ (قادیانیت کے خلاف) میدان میں اتر آئے اور اپنا سارا وقت اور ساری قوت اس کے لئے وقف کر دی اور اپنے تمام مریدین مسترشدین رفقاء اور اہل تعلق کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی اور صاف صاف کہا کہ جو اس معاملہ میں میرا ساتھ نہ دے گا میں اس سے ناخوش ہوں"

(کمالات محمدیہ بحوالہ دارالعلوم دیوبند ختم نبوت نمبر صفحہ ۲۶۰)

مولانا مونگیروی نے خانقاہ مونگیر میں پریس اسی مقصد کے لئے قائم کیا۔ اس پریس سے سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں ردّ قادیانیت پر شائع ہوئیں جو سب مولانا کے قلم سے ہیں

(حوالہ مذکور صفحہ ۲۶۱)

"ہر وہ شخص جو مجھ سے ربط و تعلق رکھتا ہے وہ اس ردّ قادیانیت میں حسب حیثیت التزام کے ساتھ ماہانہ شرکت کرے ورنہ جو شخص میرے اس دینی اور ضروری ہدایت کی طرف بھی متوجہ نہ ہوگا میں اس سے ناخوش ہوں اور وہ خود یہ سمجھ لے کہ اس کو مجھ سے کیا تعلق رہا؟"

(کمالات رحمانی صفحہ ۲۶ بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ختم نبوت نمبر صفحہ ۲۶۲)

" اتنا لکھو اور اس قدر طبع کراؤ اور تقسیم کر دو کہ ہر مسلمان جب صبح کو سو کر اٹھے تو اپنے سرہانے ردّ قادیان کی کتاب پائے" (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ختم نبوت نمبر صفحہ ۲۶۲)

قادیانیت کے خلاف کام کرنا افضل ترین جہاد ہے۔ (سیرت مولانا محمد علی مونگیروی)

مولانا محمد علی مونگیروی کو مراقبہ میں القاء ہوا کہ گمراہی تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے اگر قیامت کے دن باز پرس ہو تو کیا جواب ہوگا۔ (سیرت مولانا محمد علی مونگیروی)

مولانا مونگیروی قادیانی فتنہ کے خلاف اس قدر بے چین تھے کہ ان کی راتوں کی نیند اور دن کا آرام ختم تھا۔ (حوالہ مذکور)

اضافہ کر دیا گیا۔ گویا اب وہ ۲۰۰/- روپے ماہوار لے رہا ہے اسے کہتے ہیں کہ ہاتھی زندہ ایک لاکھ کا اور مردہ سوا لاکھ کا۔

۲۲- ایک اور قادیانی خاتون مس تسنیم عبداللہ بٹ بھی محکمہ میں اسسٹنٹ رجسٹرار تھی۔ دو ماہ کے قریب ڈپٹی رجسٹرار بھی رہی ابھی حال ہی ریٹائر ہوئی اس کی سالانہ خفیہ رپورٹیں عام طور پر ناموافق ہوا کرتی تھیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ناموافق رپورٹ کا خلاصہ	ریمارکس
۱۹۶۷ء	کوآپریٹو کے اصولات اور عملی طریقوں میں تربیت کی ضرورت ہے عام رویہ اور اسٹاف کے ساتھ سوئفتی میں بھی اصلاح کی ضرورت ہے۔	
۱۹۷۰ء	فیصلہ توازن کا احساس، پہل کرنے کی صلاحیت اور قوت عمل منصوبہ بندی اور کام کی نگرانی کی اہلیت صبر و تحمل اور کام کی لگن ماتحتوں کی رہنمائی اور تربیت کی صلاحیت اور تعاون و عمل فراست اوسط سے کم تر ہیں۔ مجموعی طور پر اوسط سے فروتر افسر ہے پابندی وقت نہیں ہے۔ ترقی کی اہل نہیں ہے۔ یہ عورت اس محکمہ میں فٹ نہیں۔ اسے نظامت سوشل ویلفیئر جیسے ادارے میں منتقل کر دینا چاہیئے۔	
۱۹۷۱ء	ایضاً اس نے بمشکل ہی کوئی کام کیا ہے جس پر رائے دی جا سکے۔ اسسٹنٹ رجسٹرار (ٹیکنیکل) کی آسامی پر کام کر رہی ہے لیکن اپنے منصب کی باریکیوں اور گہرائیوں سے بالکل آگاہ نہیں ہے۔ تین بار رجسٹرار سے شکایت ملی۔ ایک جھگڑا لو شخصیت ہے سیکرٹری کوآپریٹوز کو بتلایا گیا کہ یہ اس محکمہ میں کام کی نہ ہے اسے کسی اور اسامی پر کھپایا جائے۔	
۱۹۷۲ء	بطور رجسٹرار میں نے اس افسر کو اوسط سے کم تر پایا۔	
۱۹۷۴ء	ترقی کی اہل نہ ہے مجموعی کارکردگی اوسط سے کم تر ہے۔	
۱۹۷۷ء	اپنے ماتحتوں سے بہتر کام لینے کے لیے ان کی رہنمائی کرنی چاہیئے	
۱۹۷۸ء	اسے ابھی اپنی قدر و قیمت کا ثبوت دینا ہے۔	
۱۹۸۰ء	اس افسر نے اپنے فرائض خلوص اور دیانتداری سے سر انجام نہیں دیئے۔ محکمہ غیر موزوں (MISFIT) ہے اس نے اپنے کام کبھی سیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ دفتر میں وہ ہر وقت مزید سٹاف اور اضافی سہولتوں کی طلب گار رہتی ہے دفتری اوقات میں اکثر بلا اجازت دفتر سے باہر رہتی ہے اور اس کی کوشش یہ رہتی ہے کہ جیسے بھی بن پڑے اپنے خلاف دیئے گئے ریمارکس کو حذف کروایا جائے۔ اسے پابندی وقت اور در قاعدے قانون کی مطابقت کی قطعاً کوئی پرواہ نہ ہے۔ اس کے خلاف نامناسب رویہ، نااہلی اور غیر حاضری کی بابت فرد جرم عائد کر دی گئی ہے	
۱۹۸۳ء	وہ اپنی موجودہ تعیناتی کے لیے اپنی اہلیت ثابت کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کام میں دلچسپی لے۔ اسے مختلف مواقع پر مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ کام میں دلچسپی لے لیکن اس کا اثر نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس کی کارکردگی دوران سال اوسط درجہ کی رہی	
۱۹۸۴ء	یہ افسر اپنے موجودہ فرائض سے بمشکل ہی عہدہ برآ ہو رہی ہے۔ دوران سال کا اوسط درجہ کا رہا۔	

اتنی خراب کارکردگی کے باوجود یہ عورت ۱۹۸۵ء میں بطور سرکل رجسٹرار اور ۱۹۸۷ء میں بطور ڈپٹی رجسٹرار ترقی یاب ہو گئی

اس کے لیے اس نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ۱۹۷۰ء ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۰ء کے ریمارکس سیکرٹری کوآپریٹو سے ۱۹۸۳ء میں حذف کروا لیے (بحوالہ حکومت کی چٹھی نمبری ۵۔II/۲ وتا-۵ مورخہ ۸۳-۴-۴) اور ۱۹۸۳ء کے ریمارکس نومبر ۱۹۸۴ء میں سیکرٹری کوآپریٹو سے حذف کروا لیے (بحوالہ چٹھی نمبری ۵ SO(E)۱-۱۳۱/۶۶ II مورخہ ۱۹۸۴-۱۱-۲۵)

اور اس کے بعد پرانی تاریخوں سے ترقی حاصل کر کے بقایا جات بھی حاصل کئے۔ قادیانیت کے علاوہ عورت ہونا بھی اس کی بہت بڑی سفارش ثابت ہوتی رہی۔

۲۳- مس تسنیم عبداللہ بٹ کو ۶۱-۱۰-۲۰ کو کمشنر کوآپریٹو کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ۴۴ سال کی عمر میں بھرتی کیا گیا حالانکہ سرکاری ملازمت میں لیے جانے کے لیے عمر کی زیادہ سے زیادہ حد ۲۵ سال ہے۔

۲۴- ۱۹۷۶-۵-۲۴ کو کمشنر کا دفتر توڑ دیا گیا اور اس کی جگہ ایک نیم سرکاری ادارہ کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام سے ایک قانون کے تحت وجود میں لایا گیا۔ کمشنر کے دفتر کے جن اہلکاروں کی خدمات بورڈ میں منتقل کی گئیں ان میں مذکورہ مس تسنیم عبداللہ بٹ کا نام شامل نہیں تھا

حوالہ: حکومت پنجاب کے احکامات نمبری ۹۲-۷۶/۹-۱ مورخہ ۷۶-۵-۲۴)

تاہم مس بٹ کو بعد میں بورڈ کے ٹوٹنے پر رخصت کی بجائے رخصت کے استحقاق کے برابر تنخواہ بورڈ سے وصول کی حوالہ احکامات نمبری E/CB/۵۸-۲۵۵۳ مورخہ ۷۶-۱۱-۳۰)

۲۵- ۷۶-۱۲-۳۱ کو آپریٹو بورڈ کو توڑ دیا گیا اور محکمہ کی سابقہ شناخت کو ۷۷-۱-۱ سے بحال کر دیا گیا۔ مس بٹ ۲۲ روز اپنے گھر بے کار ہو کر بیٹھی رہی ۷۷-۱-۲۲ کو اسے بطور اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ

باقی ص ۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بزمِ ختم نبوت

بٹگرام میں بائیکاٹ

صاحبزادہ شفیق الرحمن ــــ بٹگرام

تقریباً ۲ سال ہو گئے ہوں گے کہ میں نے سنا تھا کہ شیزان کمپنی مرزائی ہے، اس وقت سے لے کر اب تک میں نے شیزان نہیں خریدا، یہ سب آپ حضرات کی محنت ہے۔ اور میرے کچھ ساتھی ہیں، دوکاندار ہیں، وہ پہلے خریدتے تھے مگر اب میں نے کہا کہ شیزان مرزائی کمپنی ہے۔ کسی کافر سے خرید لیا کرو مگر مرزائی کی کسی چیز کو نہ خریدیں، اب الحمدللہ شیزان کا بائیکاٹ ہر جگہ ہو گیا ہے، ہمارے بٹگرام میں بھی شیزان ختم ہو گئی ہے اب جس دوکاندار کے پاس شیزان دیکھتا ہوں اس کو یہ کہتا ہوں کہ شیزان نہ خریدو یہ مرزائی کمپنی ہے۔ اللہ پاک ہم کو دشمنان ختم نبوت اور دشمنان صحابہؓ کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

ایک فروگذاشت کی اصلاح

محمد حسین ایڈووکیٹ ۔۔۔ بھوانیاں

آپ کے رسالہ ختم نبوت میں صفحہ نمبر ۳۰ پر جہاں ابتدائی حالات مرزا قادیانی کا تذکرہ کیا گیا، یہ تحریر پائی گئی کہ مرزا صاحب سیالکوٹ کچہری میں سال ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۳ء تک ملازم رہے۔ حالانکہ یہ سن قطعاً غلط ہے۔ راقم الحروف بطور اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس ان ایام میں سیالکوٹ میں تعینات تھا۔ نہ وہاں مرزا نہ دیگر اس کے ہمراہیان موجود پائے۔

اس بیان کی تصحیح فرما دیں۔ تو بہتر ہوگا۔ کئی لوگ مغالطہ میں پڑ جائیں گے۔ ازالہ غلطی ضروری ہے۔ جلد ۶ شمارہ نمبر ۴۵ ماہ مارچ ۱۸ تا ۲۴ مارچ ۱۹۸۸ء ملاحظہ۔

صدر پاکستان سے مطالبہ

طاہر محمود عباسی ۔۔۔ کلگرنہ

مرزائیوں کو ملک سے باہر نکالا جائے اور مرزائی جہاں کہیں بھی اپنے دین کی تبلیغ کر رہے ہوں ان پر کڑی نظر رکھی جائے اور مرزائی جتنے بھی اونچے عہدوں پر فائز ہوں ان کو فی الفور عہدوں سے ہٹایا جائے اس لئے کہ مرزائیوں کے اونچے عہدوں پر فائز ہونے سے مسلمانوں کو سخت نقصان ہو رہا ہے، جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آج سے تقریباً چار پانچ سال پہلے صدر پاکستان مری میں تشریف لائے اور انہوں نے مغرب کی نماز جامع مسجد کلڈنہ میں ادا کی۔ جب صدر صاحب نے دیکھا کہ نمازیوں کے لئے جگہ بہت ہی تنگ ہے اور یہاں وضو وغیرہ کا بھی کوئی خاص بندوبست نہیں تو انہوں نے مسجد کے خطیب قاری عطاء الرحمن صاحب سے ملاقات کی۔ قاری صاحب نے صدر پاکستان کو نمازیوں کی تکالیف سے آگاہ کیا تو صدر پاکستان نے آٹھ لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا۔ اب آٹھ لاکھ روپے حکومت کی منظور شدہ رقم بدقسمتی سے ضائع ہونے پر آئی تو مسجد کا نقشہ ایک مرزائی کے ہاتھ چلا گیا۔ اس مرتد نے مسجد کا نقشہ ایسا تیار کیا کہ بالکل مسجد کی حالت پہلے سے بھی زیادہ تباہ کر کے رکھ دی۔ چار پانچ سال تو مسجد تیار ہی نہیں ہوئی۔ مسجد تیار نہ ہونے کی وجہ سے نمازیوں کو بہت تکلیف ہوئی، لیکن جب مسجد تیار ہوئی تو اس کا قبلہ ہی درست نہیں اور سات آٹھ لاکھ روپیہ بھی خرچ ہو گیا لیکن بارش وغیرہ میں مسجد کی چھت ٹپکنا شروع کر دیتی ہے۔ اور نمازیوں کے لئے بھی جگہ کا کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ ہم اہلیان کلڈنہ صدر صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس چیز کا سختی سے نوٹس لیں اور مرزائیوں کو بڑے عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے، بالخصوص اس مرتد کو جس نے مسجد کلڈنہ کا نقشہ تیار کیا، اسے عہدے سے فی الفور برطرف کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

میں ختم نبوت کیلئے قربانی دینے کو تیار ہوں

عبدالرحمن ضیاء ۔۔۔۔۔۔ رحیم یار خان

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی تبلیغ پر آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آپ کا رسالہ باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز اب وہ وقت آچکا ہے، سادہ دل مسلمان بھی قادیانیوں کے غلیظ اور ناپاک منصوبوں سے آگاہ ہو چکے ہیں امت مسلمہ کی طرف سے عنقریب ان کو نفرت کا ایسا دھکا لگے گا پوری زندگی ان کی ملعون لاتیں خلافت کے گڑھوں میں ہی پڑی رہیں گی۔ میں ختم نبوت کی خاطر جانی و مالی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

مرزائی اساتذہ اور مسلمان طلبہ کی ذمہ داری

از ڈاکٹر دین محمد فریدی ــــ نمائندہ ختم نبوت بھکر

مرزائی اساتذہ یونیورسٹیز، کالجز اور اسکولز میں کافی مقامات پر طلبہ و طالبات کو اسلامیات کا مضمون پڑھا رہے ہیں، اس دوران میں وہ غیر محسوس انداز میں مرزائیت کی تبلیغ نیز عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے خلاف ظلم و ستم کی بے بنیاد

داستانیں، طالب علموں کے ناپختہ ذہنوں پر نقش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ جوان ہو کر اسلام کے خلاف بغاوت پر اتر آئیں۔ دراصل مرزائیت کا مقصد بھی یہی ہے اور اسی لئے انگریز نے یہ طبقہ پیدا کیا تھا۔ ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مسلمان طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف مرزائی اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے انکار کر دیں بلکہ اس زیادتی کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں اس سلسلے میں پوری قوم آپ کے ساتھ ہے۔ یہ اپیل کیوں کی گئی اور مرزائیوں سے اسلامیات پڑھنے میں کیا قباحت ہے؟ بات دراصل یہ ہے کہ اسلام ایک عقیدہ ہے اس کے ماننے اور عمل کرنے کا نام ہے جو اسلام کے مطابق عقیدہ نہیں رکھتا، اسے ماننا نہیں اسے کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلامیات پڑھائے، کیا دنیا کے کسی ملک میں اس کی مثال موجود ہے؟ کیمونسٹ ملکوں میں کوئی غیر کیمونسٹ استاد تو کیا کسی جگہ ملازم بھی نہیں ہو سکتا۔ برطانیہ جو انسانی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار بنا ہوا ہے، یہاں بلند آواز سے اذان دینے کی اجازت نہیں۔ مساجد سے نماز پڑھ کر نکلتے وقت جو تھوڑا بہت شور ہوتا ہے وہ بھی برداشت نہیں کیا جاتا، فوراً پولیس موقع پر پہنچ جاتی ہے۔ کیا پاکستان ہی ایک ایسا ملک رہ گیا ہے جہاں اس کے بنیادی نظریہ کو پڑھانے والے اسلام کے مخالف اور کفار کے ایجنٹ ہوں؟ دوسر مرزائی جو بھی بات کریں گے وہ پہلے اپنے مرکز کی ہدایات دیکھیں گے۔ اس کا ثبوت ان حوالہ جات سے ملتا ہے۔

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں وہ اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہو تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔"

(الملفوظات مرزا جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی زندگی میں مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین کی تجویز پر ۱۹۰۸ء میں ایڈیٹر اخبار وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ بیرون ملک بھیجا جائے بشرطیکہ اس میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھے چھوڑ کر کیا تم مردہ اسلام پیش کرو گے۔ اس پر ایڈیٹر اخبار وطن نے اس چندے کو بند کرنے کا اعلان کر دیا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰، شمارہ ۳۲، ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

ان حوالہ جات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزائی استاد اسلامیات کا مضمون مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو پیش کئے بغیر نہیں پڑھا سکتے کیونکہ مرزا قادیانی کے بغیر وہ اسلام کو نعوذ باللہ مردہ تصور کرتے ہیں۔ ان حالات میں ہم مسلمان طلبہ کی غیرت اسلامی سے توقع کرتے ہیں کہ وہ مرزائی استاد سے اسلامیات نہ پڑھیں، نیز ہم محکمہ تعلیم سے استدعا کریں گے کہ وہ اسلامیات کا مضمون مرزائی استاد کو پڑھانے کی ذمہ داری نہ سونپے۔

امیر شریعتؒ تلاوت کر رہے تھے

پرندے خاموش اور سانپ جھوم رہے تھے

میاں عبدالصمد کا چشم دید واقعہ

ان آنکھوں نے پو پھٹتے صورت کی چمک بھی دیکھی، چڑھتے ماہتاب کو دیکھا مگر جو لطف بخاری کے چہرے میں تھا کہیں بھی نہیں دیکھا۔

چہرہ کیا تھا بقعہ نور تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے سب سے مشکل تقریر رسالت پر ہے۔ ایک دن کہ بیٹھے ہیں کہا: وہ مجھ میں سے ہے اور میں عربی میں سے ہوں۔ گھر کا ہر فرد قرآن مجید کا حافظ ہے۔

۱۹۴۸ء میں جب یہ جنگ کا زمانہ تھا۔ مجلس احرار اسلام کے جنرل سیکرٹری مولوی مظہر علی اظہر تھے۔ شاہ صاحب کشمیر میں تھے۔ شاہ صاحب الیکشن کے سخت مخالف تھے۔ وہ الیکشن کو فرنگ کی دی ہوئی لعنت سمجھتے تھے۔ ہم لوگ شاہ صاحب کے پیچھے کشمیر گئے۔ رات کو ملاقات ہوئی بات ہوئی: ہوئی۔ صبح ہم نے تلاش کیا۔ پتہ چلا فلاں جگہ جنگل کی پہاڑی کے اوپر صبح کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں اور کافی دیر بعد واپس آتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے ہم نے کیا نقشہ دیکھا۔ پہاڑی کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں ابھی پو اچھی طرح پھٹی نہ تھی۔ تہجد پڑھنے کا وقت تھا۔ پہاڑ کے درمیان جھیل ہے اور جھیل کے دوسری طرف ایک اور پہاڑی ہے جہاں سے پانی بہتا ہے مگر خاموشی کے ساتھ۔ زمین، آسمان، فضا سب خاموش ہیں۔ شاہ صاحب محو تلاوت ہیں با آواز بلند۔

کوئی انسان نہیں، ہم نے ان آنکھوں سے نظارہ دیکھا سامنے کی پہاڑی کا پر ہجوم تغفیر سانپ ہی سانپ تھے۔ چھوٹے بڑے، درمیانے، ایک بہت بڑا سانپ پھن پھیلائے جھوم رہا تھا۔ ہم وہیں رک گئے، سانسیں بھی روک لیں اور بیٹھ گئے، شاہ صاحب قرآن پڑھتے رہے، سانپ جھومتے رہے، ہم نے درختوں پر نگاہ ڈالی، جانور بھی خاموش ہیں۔ ادھر شاہ صاحب نے پون گھنٹے بعد تلاوت ختم کی اور سانپوں نے پہلے سر کو پہاڑی کی پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں پھر آہستہ آہستہ چلے گئے، پرندے بھی خدا کی حمد و ثنا کے گیت گاتے اڑ گئے۔

اب بھی جب میں کبھی مری اور آزاد کشمیر کے پہاڑوں پر نظر ڈالتا ہوں، سیاہ پہاڑوں پر شام سرمئی آنچل پھیلاتی ہے، اور سورج اپنا تمام در و بام پر لٹا دیتا ہے تو مجھے وہ نورانی چہرہ بھی آنکھوں کی پتلیوں میں، دماغ و دل کے گوشوں گوشوں میں چمکتا نظر آتا ہے۔

شاہ صاحب نے ہماری طرف دیکھا اور کہا کا مرید دیکھا تم نے؟ میں اگر پہاڑوں کو قرآن سناؤں تو ریزہ ریزہ کر دوں سمندر کو ریت بنا دوں، ہوا کو ساکت کر دوں، مگر میری قوم نے میرے سر کے بالوں کی سیاہی سفیدی میں بدل دی مگر میں ان کے دلوں کی سیاہی کو نہ دھو سکا۔

ہم نے آنے کا مقصد بیان کیا۔ بادل نخواستہ بحث و تمحیص کے بعد تیاری کر لی۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

آسمانی — تحفہ

مونا قریشی ظاہرپیر

اللہ تعالےٰ نے دو منصراحی میں لاز وال عرق ڈالا۔ پھر اس میں نیکی کے پھول، عبادت کا عطر، ایثار کی خوشبو، خلوص کی ٹھنڈک اور اخلاق کا ذائقہ شامل کیا۔ پھر اسے عفو و درگزر سے گل حکمت کر کے انسانی پیکر میں ڈھال کر بصورت ماں زمین پر بھیج دیا۔ اسی لیے تو کہتے ہیں کہ "ماں آسمانی تحفہ ہے"۔

کرنیں یا سنہری باتیں

رفعت عنایت: کرشن نگر لاہور

○— مصیبت سے مت گھبرائیں کیونکہ ستارے اندھیرے میں چمکتے ہیں۔

○— تمنا کو دل میں جگہ نہ دیں یہ گہرے زخم کرتی ہے۔

○— جس شخص کو تم اپنا راز بتا دیتے ہو گویا اپنی آزادی اس کے ہاتھ میں دے دیتے ہو۔

○— طوفان کے سامنے چٹان بن جاؤ کروہ اپنا رخ موڑ لے۔

○— تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور پھر دوسروں کو سکھانا ہے۔

○— جس نے جھوٹی قسم کھائی اُس نے اپنے گھر کو ویران کر دیا۔

○— گزرے ہوئے پر افسوس کرنا کاہلی کی نشانی ہے۔

○— لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ اگر مر جاؤ تو لوگ تمہارے لیے روئیں۔ اور زندہ رہو تو تم سے ملنا چاہیں۔

○— بری کتاب اس زہر کی مانند ہے جو جسم کو نہیں روح کو ختم کرتی ہے۔

○— اصل چیز زندگی نہیں بلکہ جذبہ، ہمت، عزم اور صبر و تحمل زندگی کو زندگی بناتے ہیں۔

○— چاند اپنی روشنی سارے آسمان پر پھیلاتا ہے مگر داغ اپنے تک محدود رہتا ہے۔

حیوان اور انسان

مسعود احمد کراچی

درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگل میں امن و راحت ملے گی مگر اب انسان کی بستیاں اور اولادِ آدم آبادیاں راحت کی سانس اور امن کے تنفس سے خالی ہو گئی ہے۔

کیونکہ جو خدا کی زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھ کر تھا اگر سب سے برا اور سب سے کمتر ہو جائے تو جس طرح اس سے زیادہ نیک کوئی نہ تھا۔ اس سے بڑھ کر کوئی برا نہیں ہو سکتا۔

شیر خون خوار ہے۔ مگر غیروں کے لیے۔ سانپ زہریلا ہے مگر دوسروں کے لیے۔ چیتا درندہ ہے مگر اپنے سے کم تر جانوروں کے لیے۔ لیکن انسان دنیا کی اعلیٰ مخلوق، خود اپنے ہم جنسوں کا خون بہاتا ہے اور اپنے ہی ابنائے نوع کے لیے درندہ خون خوار ہے۔

(مولانا ابوالکلام آزادؒ کی تحریر سے اقتباس)

حرام مال کی تاثیر

جاوید اختر بھٹی، رحیم یار خان

○— دس درہم کے لباس میں ایک درہم حرام کا داخل ہو گیا تو نماز قبول نہ ہو گی۔

○— حرام کا ایک لقمہ بھی کھا لینے پر ۴۰ دن تک کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا۔

○— جس کا جسم حرام مال پر پلا، اس کا بدلہ دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔

○— حرام مال منہ میں ڈالنے سے بہتر ہے کہ خاک منہ میں ڈال لے

○— حرام کے مال سے کیے گئے حج میں کوئی نیکی نہ ملے گی۔

○— حرام مال میں سے دیا گیا صدقہ جہنم میں لے جانے والا ہے۔

نظر اور دھوپ کے
چشمے
شفقت آپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
بالمقابل کیپری سینما
الامنہ پلازہ
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون

علامہ اقبال کی ختم نبوت کے بارے میں

فارسی نظم

محمد اکرم چودھری
نمائندہ ختم نبوۃ
ضلع رحیم یار خان

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد بر رسولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را او رُسل را ختم و ما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گذاشت داد ما را آخریں جامے کہ داشت
لانبی بعدی ز احسانِ خدا است پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظِ سرِ وحدت ملت ازو

ترجمہ فارسی نظم

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شریعت ختم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر رسالت ختم کی۔

۲۔ ہمارے ہی دم قدم سے دنیا کی محفل میں رونق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کا تاج پہن کر رسولوں کو ختم کیا اور ہم نے اقوام کو

۳۔ ساقی گری (دین اسلام کی نشر و اشاعت) کی خدمت اُس نے ہمارے سپرد کی جو آخری جام تھا (آخری کتاب قرآن مجید) ہمیں دے دیا۔

۴۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اللہ کے احسانات میں سے ایک ہے اس سے محمد مصطفیٰ کے دین کی عزت اور ناموس کا بھرم قائم ہوگا۔

۵۔ اس سے (عقیدہ ختم نبوت) قوم کو قوت کی دولت ملی اور اُمت مسلمہ کی وحدت و یکجہتی کا نقطہ وحید بھی یہی ہے۔

اخبار ختم نبوت

سرگودھا میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی

عالمی مجلس کے راہنماؤں کی کمشنر سے ملاقات۔ یقین دہانی کے باوجود نتیجہ صفر

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کمشنر سرگودھا ڈویژن جناب ارشد محمود صاحب سے ملاقات کی اور انہوں نے سرگودھا کے اردگرد کے علاقوں اور دیہاتوں میں کثیر تعداد میں قادیانی آباد ہیں وہ بار بار امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر توجہ دلائی اور بتایا کہ قادیانی اذان دیتے ہیں جلسے کرتے ہیں اور شعائر اللہ کا استعمال کر کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہے ہیں آپ ان مقدسات شعائر اللہ اور کلمہ طیبہ کو بچائیں کمشنر صاحب نے مکمل یقین دہانی کرائی لیکن تاحال نتیجہ ابھی تک صفر ہے بلکہ قادیانی مزید اشتعال انگیز کاروائیوں میں مصروف ہو گئے ہیں عالمی مجلس کے راہنما مولانا طوفانی اور شبان ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ شعائر اللہ اور کلمہ طیبہ کی حفاظت کرے ورنہ اگر حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

شیزان مصنوعات کی تشہیری

۔۔۔ عبد الرؤف مجلی ایک شہر

...... جناب شیزان ایک قادیانی مشروبات ساز ادارہ ہے جس کی آمدنی کا بیشتر حصہ حضور اکرمؐ کی ختم نبوت کے خلاف خرچ ہو رہا ہے۔ ملک بھر میں عاشقان رسولؐ نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہر غیر مسلم اور ختم نبوت کے خلاف خرچ کرنے والے ادارے سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ جس کا ثبوت بھی اب یا سوائے قادیانی دوکانداروں کے دوسری دکانوں پر اس ادارہ کی مصنوعات کا فقدان ہے مگر افسوس اس امر کا ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے ایڈورٹائزنگ ادارے پاکستان ٹیلی ویژن پر اس کمپنی کی مصنوعات کے اشتہارات باقاعدگی سے پروگرام میں دیئے جاتے ہیں اور عوام مسلمانوں کو ان کے استعمال کی ترغیب دی جاتی ہے جو قابل افسوس ہے۔ ہم گزارش کرتے ہیں کہ جب ملک میں ہر مسلمان اس ادارے کی مصنوعات سے بائیکاٹ کا جذبہ رکھتا ہے تو ہمارے پاکستان ٹیلی ویژن کے صاحب اقتدار حضرات جو یقیناً مسلمان ہیں اور ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اگر ناموس رسولؐ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں شیزان کی ایڈورٹائزنگ کو فوری طور پر بند کر دینا چاہیئے۔

حاجی عبد الرزاق تنگرزئی کو صدمہ

ممتاز قبائلی راہنما حاجی عبد الرزاق تنگرزئی کی امیر اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی صوبائی شوریٰ کے رکن حاجی سید عبد السلام ومالک ایشیا ہوٹل کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں مجلس نے ہنگامی اجلاس میں مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی تمام قارئین کرام بالخصوص مجلس کے کارکنوں

سید منظور احمد شاہ آسی کے اغوا کی کوشش ناکام ہو گئی

مانسہرہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مبلغ اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے نمائندہ خصوصی کے اغوا کی کوشش ناکام ہو گئی۔

واقعہ یوں پیش آیا کہ جمعہ یکم جولائی کو نماز جمعہ سے قبل شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرشد العلماء خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت روزہ ختم نبوت کانفرنس کی نشست سے خطاب فرما رہے تھے۔

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد آسی صاحب اپنے ایک دوست مولانا محبوب الرحمٰن صاحب آف جلو کے ہمراہ مانسہرہ چوک سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک سرخ رنگ ٹویوٹا کار جو بغیر نمبر پلیٹ کے تھی۔ شاہ صاحب کے سامنے آکر رک گئی۔ جس میں پانچ آدمی سوار تھے۔ تین افراد تو پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو آگے تھے۔ ایک آدمی کار سے بڑی جلدی میں اترا اور شاہ صاحب کا بازو پکڑا اور کہا تشریف رکھیں ایک نکاح پڑھانا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا بھائی میں تمہارا امام تو نہیں ہوں۔ لہذا میں نہیں جاتا۔ انہوں نے تکرار شروع کر دی۔

اسی اثناء میں شاہ صاحب کے دوست مولانا محبوب الرحمٰن صاحب جو پیچھے رہ گئے تھے۔ تیزی سے موٹر کے پاس پہنچے اور کہا تم کون ہو اور انہیں کہاں لے جاتے ہو۔ انہوں نے کہا نکاح پڑھانے کو لے جا رہے ہیں۔ مولانا محبوب الرحمٰن کے تیور دیکھ کر انہوں نے موٹر کو بھگانے میں ہی عافیت سمجھی اور تیزی سے بھاگ اٹھے

حضرت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی جو اس وقت مانسہرہ میں ہی موجود تھے تو اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ مرزائی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں کو لگام دے۔ ورنہ حالات کی ذمہ دار خود حکومت اور قادیانی ہوں گے۔

(قاری امیر حسین شاہ مرکزی جامع مسجد مانسہرہ)

سے اپیل ہے کہ وہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کریں۔

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کا بیان

ختم نبوت یوتھ فورس کا اجلاس زیر صدارت کنوینر فخر الاسلام خلیل ہوا جس میں تنظیم نو کی گئی اور اتفاق رائے سے ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر منصور الٰہی، نائب صدر ملک ہیر حسین، سالار اعلیٰ چوہدری محمد عارف، جنرل سیکرٹری محمد اختر، جوائنٹ سیکرٹری محمد جاوید، سیکرٹری نشر و اشاعت غلام فرید خان، خزانچی اشرف، اس کے علاوہ ایک مجلس عاملہ کی بھی تشکیل دی گئی جس میں راجہ محمد صدیق، ظفریاب خان، محمد شریف شاکر، بدرالدین بٹ، خواجہ اتفاق احمد اور ارشد بیگ شامل ہیں۔

گوشہ مکتوب

- مرکزی ناظم اعلیٰ کی آمد، صوبائی دفتر کا افتتاح
- اسرائیل اور قادیانی
- چار سال میں ۵ ہزار قادیانی مسلمان ہوئے

از۔ مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے گزشتہ جمعے کے بعد ایک اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی پاکستان کے وجود کے خلاف ہیں وہ اس کو ختم کرنے کے درپے ہیں سندھ میں وہ بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں بھارت میں ربوہ والوں کے مقام پر جو پاکستان کے خلاف تخریب کاری کا جو اڈہ قائم ہے وہاں جو افسر مقرر قادیانی ہیں۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ اسرائیل عالم اسلام کے لیے ناسور ہے اسرائیل نے قبلہ اول پر قبضہ کیا ہوا ہے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم ہے دنیا کے کسی اسلامی ملک کے اسرائیل سے تعلقات نہیں ہیں۔ دنیا کے مسلمانوں کا اسرائیل میں داخلہ ممنوع ہے لیکن وہاں پر قادیانی مشن قائم ہے۔ اسرائیلی حکومت اس کی سرپرستی کر رہی ہے وہاں پر عیسائیوں کو بھی تبلیغ کی اجازت نہیں لیکن قادیانیوں کو اجازت ہے۔ مولانا جالندھری نے کہا کہ مقبوضہ فلسطین کے تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کا ترجمہ کردہ قرآن پڑھایا جاتا ہے جس میں فلسطینی مسلمانوں کو یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ اسرائیل کی حکومت اور قادیانیوں کے ... فلسطینی مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنا چاہتے ہیں ... ہے کہ ... قادیانیوں کی فلسطین میں کامیابی اور روس کی حمایت کے بعد فلسطینیوں کے جذبہ حریت ختم ہو ... ہوا ہے جیسے قادیانی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا عزیز الرحمن نے کہا کہ پاکستان اور اسلامی ممالک کو چاہیے کہ وہ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے ذریعے فلسطینیوں کے اسکولوں میں مسلمانوں کا ترتیب کردہ نصاب پڑھانے کی جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں فرقہ وارانہ کو ہوا دینے میں قادیانیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اب وہ پنجابی ازم کا نعرہ لگا کر ملک میں ایک تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ ... شریف ... پہنچتے ہیں۔ اس سے قبل مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا کوئٹہ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ مولانا جالندھری کو جمعیت علمائے اسلام کے نائب امیر مولوی حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مجلس عمل کے نائب امیر مولانا قاری اللہ داد ... حقانی مجلس کے امیر مولانا محمد نصیر الدین، نائب امیر حاجی سید ... حاجی ... حاجی تاج محمد، فیروز خلیل، امیر محمد ... مولانا حافظ حسین احمد شروری، حافظ محمد انور، محمد خلیل، حاجی نعمت اللہ ... مولانا محمد ... قاری محمد حسین ... ریحانہ ... مولانا عزیز الرحمن جالندھری ...

ے روز نماز مغرب کے بعد آرٹ اسکول روڈ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نئے دفتر کا افتتاح کریں گے۔

سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے جمعے کی روز ... مجلس کے جدید دارالمبلغین ... کارکنوں اور رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملت اسلامیہ کے لیے ناسور ہیں۔ ملت اسلامیہ کی سو سالہ جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام میں کسی جگہ مسلمان تصور نہیں کیا جاتا۔ متحدہ عرب امارات ممالک نے ان کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔ جرمنی کی حکومت نے ان کو پناہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ کینیڈا میں ان کو الاٹ شدہ اراضی پرمٹ منسوخ کر دی گئی ہے کہ یہ دہشت گرد ہیں۔ مولانا جالندھری نے کہا کہ اب قادیانی جنوبی افریقہ میں اپنی حکومت بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے عزائم سے بخوبی واقف ہے۔ مجلس نے تمام اسلامی ملکوں کو اطلاع کر رکھی ہے۔ حج بیت اللہ کے موقع پر مجلس کے امیر اس سازش سے عالم اسلام کے علمائے کرام، موتمر اسلامی اور رابطہ عالم اسلامی کو اطلاع کریں گے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ عالم اسلام میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد قادیانیوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے ان کے نوجوان مایوس ہو کر ہمیں تمام ملت اسلامیہ کو فریب دے رہے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمان نے انکشاف کیا کہ گزشتہ چار سال میں پانچ ہزار سے زائد قادیانی ... اسلام قبول کر چکے ہیں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ اگر ربوہ کے قادیانیوں کو مسلمانوں کے مالکانہ حقوق مل جائیں تو اکثریت دعوت حق قبول کر لے گی۔ مجلس کے مرکزی رہنما نے کہا کہ مرزا طاہر کو اتنی جرأت

نہیں ہے کہ وہ قادیانیوں کے اجتماعات سے خطاب ... مسکرا ... جان کا خطرہ ہے ... کیسٹوں کے ذریعے تقریر کر ...

اخبار ختم نبوت

بقیہ : معجزات

نے پڑھ لیا۔ آپ کے ساتھ میں ہو لیا۔ اور مدینے کے قبرستان بقیع الغرقد تک جب ہم پہنچے تو آپ نے لکڑی سے ایک دائرہ کھینچ کر اس کے اندر مجھ کو بٹھا دیا۔ اور فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں تم یہاں سے نہ ہٹنا۔ آپ تشریف لے گئے۔

میں نے دیکھا کہ میرے سامنے کھجور کے درختوں سے ایک کالی گھٹا اٹھی میں ڈر گیا کہ کہیں آنحضورؐ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ مگر چونکہ آپ کا حکم تھا کہ بغیر اجازت یہاں سے نہ ہٹنا۔ اس لیے میں وہیں بیٹھا رہا۔ میں نے سنا کہ آنحضورؐ فرما رہے تھے "بیٹھ جاؤ" یہ سن کر تمام جنات بیٹھ گئے۔ اور صبح کے قریب ہونے تک وہیں بیٹھے رہے۔ پھر جب چلے گئے تو آنحضورؐ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے اپنا قصہ بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ لوگ نصیبین کے جن تھے۔ جو مجھ سے ملنے آئے تھے۔

ان جنوں کی یاد ابن مسعودؓ کو اس وقت بھی جب کوفہ میں رہنے لگے تھے کوفہ میں کالے کالے حبشیوں کو دیکھ کر ابن مسعودؓ نے کہا کہ یہ ان جنوں کے بالکل مشابہ ہیں جو آنحضورؐ کی خدمت میں نظر آئے تھے۔

ابوالبقاء شبلی حنفی نے اپنی کتاب "آکام المرجان فی احکام الجان" میں لکھا ہے آنحضورؐ کی خدمت میں جنوں کے حاضر ہونے کے چھ واقعات احادیث سے ثابت ہیں۔

پہلی مرتبہ مکہ میں یہ واقعہ ہوا کہ آپ اچانک ہم سے کہیں گم ہو گئے تمام نے ہر چہار طرف میدانوں اور پہاڑوں میں آپ کو تلاش کیا مگر آپ کو کہیں نہیں پایا۔ صبح کو آپ حرا پہاڑ کی جانب سے تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا قاصد دعوت نامہ لے کر آیا تھا۔ میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو اللہ کا کلام سنایا۔ اس مرتبہ آپ بالکل تنہا تھے۔ یہ واقعہ ابن مسعودؓ کی روایت سے ابوداؤد میں موجود ہے۔

دوسری مرتبہ مکہ کی پہاڑی حجون پر آپ کی ملاقات جنوں سے ہوئی۔ تیسری مرتبہ مکہ کے پہاڑوں میں جنوں سے ملاقات ہوئی۔ چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد میں ان دونوں موقعوں پر ابن مسعودؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

پانچویں مرتبہ مدینہ سے باہر جن ملے۔ اس دفعہ ابن زبیرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔ چھٹی مرتبہ ایک سفر میں ملے جب کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

هُوالشافی ــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے، موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے

نماز عصر تا نماز عشاء، نماز عصر تا نماز عشاء، نماز عشاء تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۲۷۵

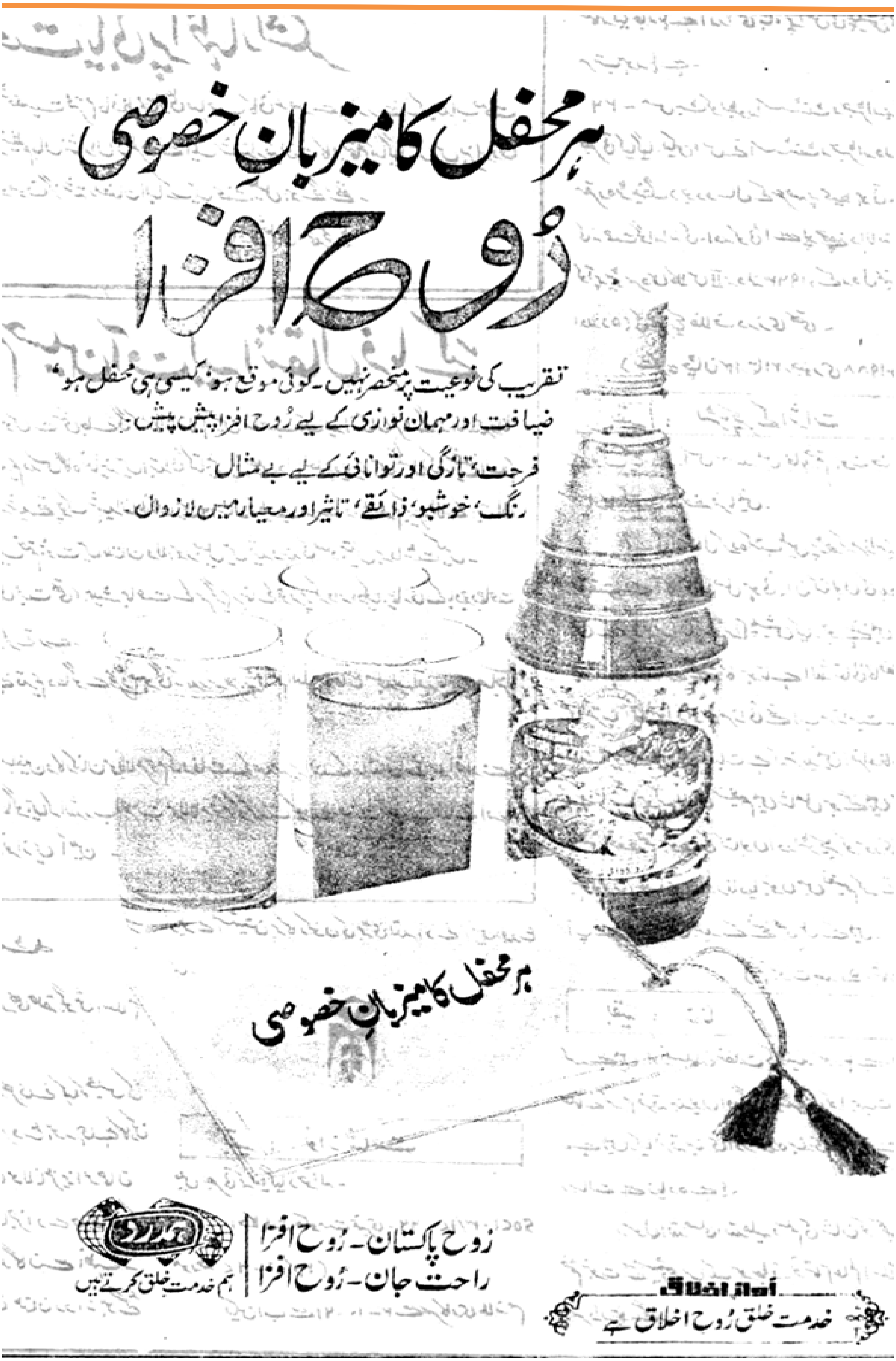
ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا
تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال
ہر محفل کا میزبان خصوصی
روح پاکستان۔ روح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
خدمت خلق رُوح اخلاق ہے

صحت یابی پر اظہار تشکر

بھکر کی مشہور سیاسی و سماجی شخصیت محترم حافظ ممتاز علی صاحب کافی عرصہ سے بیمار رہنے کے بعد اب صحت یاب ہو گئے۔ ان کی صحت یابی پر تنظیم جاں نثاراں کی طرف سے ایک شاندار ضیافت کا اہتمام کیا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی حافظ صاحب موصوف گزشتہ رمضان المبارک میں سخت علیل ہو گئے تھے۔

حافظ خلیل احمد کروڑ

مولانا غلام حسین آف لیہ انتقال فرما گئے

دینی حلقوں میں یہ خبر بڑے افسوس سے سنی جائے گی کہ مولانا غلام حسین صاحب آف لیہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نے ملتان کی قدیم درسگاہ نعمانیہ میں ابتدائی کتابیں پڑھیں دار العلوم دیوبند میں تکمیل کی۔ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید تھے چوک شہیداں ملتان میں ۱۶ سال خطیب رہے دار العلوم کبیر والا کے ابتدائی زمانہ کے مدرس تھے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ملتان و لاہور جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

ختم نبوت جماعت سے انہیں دلی محبت تھی، ہمیشہ جماعت کے سرگرم رہنما کے طور پر کردار ادا کیا۔ بیماری کے باوجود جماعت کے رفقاء کو اپنی دعاؤں سے سرفراز کرتے رہے۔

ان کی وفات سے جماعت اپنے قدیم دعا گو سے محروم ہو گئی۔ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم و جامع مسجد لیہ اور عالم دین صاحبزادے ان کا صدقہ جاریہ ہیں۔

عالمی مجلس کے تمام بزرگ رہنما، مبلغین و کارکنان مولانا مرحوم کی وفات کے صدمہ پر ان کے خاندان کے جملہ افراد سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں آمین۔

بقیہ: مکتوب کوئٹہ

ہے اس کے باڈی گارڈ اور ڈرائیور بھی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔

مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ مجلس کی رکنیت سازی کی مہم عنقریب شروع ہو رہی ہے کارکن ابھی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اس سے قبل مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے حاجی صوفی محمد علی کے صاحبزادے حاجی محمد اکبر اور چوہدری محمد رمضان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ شام کو وہ بذریعہ ٹرین ملتان روانہ ہو گئے

ریلوے اسٹیشن پر کارکنوں کی بڑی تعداد نے انہیں الوداع کیا۔

بقیہ: نوازشات

میں بھرتی کر دیا گیا (حوالہ۔ احکامات حکومت نمبری - ۶۶ - ۱۴/۳ - ۱۵۵۲ مورخہ ۶۷-۱-۲۴) لیکن اب ۶۱-۱۰-۲ سے سرکاری ملازم شمار کیا جا رہا ہے اور اسی بناء پر اس کی پنشن کا کیس مرتب ہو رہا ہے۔

۲۶ - مس بٹ کو بطور اسسٹنٹ رجسٹرار براہ راست بھرتی کیا گیا۔ لیکن اس نے اسسٹنٹ رجسٹراروں کے لیے مقررہ ٹریننگ دو سال کے عرصہ پر محیط ہوتی ہے لینے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اور کوئی اسے پوچھنے والا نہ تھا۔ یہ کوآپریٹو سروس کلاس III رولز ۱۹۶۳ء کے رول نمبر ۹ (۴) اور (۵) کی صریح خلاف ورزی تھی۔

(بشکریہ چٹان ۱۴ تا ۲۱ جنوری ۱۹۸۸ء)

بقیہ: لٹریچر کے اثرات

کے لوگ بچ گئے۔ اس سلسلہ میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد جیاد کا مکتوب ملاحظہ فرمائیں۔

آپ کی ارسال کردہ کتب ملیں پڑھ کر مرزائیت کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہوئی۔ ان کتابوں کی بدولت میں نے ریڈیو پر اپنا پروگرام پیش کیا۔ جو ہفتے میں دو دن ہوتا ہے اور آدھ گھنٹے کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تقریباً آٹھ سو افراد جو مرزائی تھے اب مرزائیت سے تائب ہو گئے ہیں کل کی بات ہے کہ مزید تین افراد قادیانیت سے تائب ہو کر ہماری تنظیم میں شامل ہو گئے ہیں ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کتابوں اور لٹریچر کو سورینام کے یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ آپ کے مرسلہ قرآن مجید کے نسخے بھی مل گئے ہیں۔

(ختم نبوت جلد ۷، شمارہ ۱)

بقیہ: زنا

کر رہے ہیں۔ اور مسلمان غفلت کی نیند سو رہا ہے۔ اور علمائے کرام فرقہ بندیوں اور گروہ بندیوں کو اہمیت دے رہے ہیں۔ کیا فرقہ بندی اور گروہ بندی کی اہمیت ناموس رسالت سے زیادہ ہے!۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو سمجھو اور ختم نبوت کے سٹیج پر ایک ہو جاؤ تو تمام عالم اسلام کے سردار ہو گے۔

نعتیہ غزل

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رح

ذکر کر ذکر خدا اور ہے تذکیر عبث / جز کلام حق کے ہے ہر بات میں تقریر عبث

حمد حق میں ہو یا نعت پیمبر میں رقم / پہلے ان دونوں سے ہے ہر بات میں تحریر عبث

لکھ سکے کون یہاں حمدِ خدا نعتِ رسولؐ / جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث

لائی ہے بادِ صبا بوئے قدمِ احمدؐ / کب خوشی سے ہے ہنسی غنچہ کی تصویر عبث

آئی ہے شاہ کی دنیا میں نویدِ مقدم / قصرِ شادی کی نہ ہر گھر میں ہے تعمیر عبث

سیکھتے حق سے رہے سارے علومِ حکمت / یاں کے آنے میں نہ تھی شاہ کی تاخیر عبث

پیر کے دن جو ہوئے پیرِ دو عالم پیدا / پیرِ ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث

نورِ احمدؐ سے منور ہے دو عالم دیکھو / دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث

آپ کے عتبۂ عالی کا بیاں ہو کس سے / عرش کی اُس کے مقابل میں ہے توقیر عبث

رُوئے اسلام سے اُن کے نہ رہا کفر کا نام / یار واب زلفِ بتاں کی بھی ہے تکفیر عبث

اُٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ منھ سے / ہے نہ رنگ رُخِ گلشن میں یہ تغییر عبث

آپ کے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہیں / ہے قلیل آپ کا بس اور کی تکثیر عبث

چاہیے عشقِ محمدؐ میں مسخر ہونا / کیا کریں ملک سلیمان کی تسخیر عبث

دل میں کافی ہے خیالِ رُخِ انوار ترا / شمع و مصباح کی اُس گھر میں ہے تنویر عبث

جسم اپنا نہ ہوا ہائے مدینے کا غبار / اِس مسِ عیب کے حق میں ہوئی اکسیر عبث

دیکھیے کب ہو میسر مجھے وصلِ محبوب / ہو گئی اب تو مری آہ کی تاثیر عبث

شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبہہ محبوب
منع کی حق نے کہ ہے کھینچنی تصویر عبث

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت

ویمبلے کانفرنس سنٹر

کانفرنس

لندن

چوتھی سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

کانفرنس میں

علمائے کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز
دانشور بیان پرور رجلوہ افروز ہوں اور
حقائق افروز خطاب کریں گے

کانفرنس

اس افتراق و انتشار کی فضا میں
اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت و حقانیت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
مخدوم العلماء حضرت
مولانا سید
محمد اسعد مدنی
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تحریر کردہ مطابق مرزائی عقائد و عزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین نئی کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کر دیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 - 9 ایچ زیڈ - یو کے

فون
01-737-8199